چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن
علیٰ
کنز العرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

وَاعْلَمُوْٓا

10

مالِ غنیمت کے پانچویں حصے کے مصارف

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ

وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّمَا	غَنِمْتُمْ (1)	مِّنْ شَیْءٍ	فَاَنَّ	لِلّٰهِ
اور	جان لو	کہ جو	تم غنیمت حاصل کرو	کوئی چیز	تو بیشک	اللہ کے لئے (ہے)

اور جان لو کہ تم جو مالِ غنیمت حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ

خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی

خُمُسَهٗ	وَ	لِلرَّسُوْلِ	وَ	لِذِی الْقُرْبٰی	وَ	الْیَتٰمٰی
اس کا پانچواں حصہ	اور	رسول کے لئے	اور	(رسول کے) رشتہ داروں کے لئے	اور	یتیموں

خاص اللہ کے لئے اور رسول کے لئے اور (رسول کے) رشتے داروں کیلئے اور یتیموں

وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ

وَ	الْمَسٰكِیْنِ	وَ	ابْنِ السَّبِیْلِ	اِنْ	كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ	بِاللّٰهِ	وَ	مَآ
اور	مسکینوں	اور	مسافر (کے لئے ہے)	اگر	تم ایمان رکھتے ہو	اللہ پر	اور	(اس پر) جو

اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے، اگر تم اللہ پر اور اس پر ایمان رکھتے ہو جو

اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ

اَنْزَلْنَا	عَلٰی عَبْدِنَا	یَوْمَ الْفُرْقَانِ (2)	یَوْمَ الْتَقَی	الْجَمْعٰنِ
ہم نے نازل کیا	اپنے بندے پر	حق و باطل میں فرق کرنے والے دن	(جس) دن ملیں	دو فوجیں

ہم نے اپنے خاص بندے پر فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئی تھیں

میدانِ بدر میں مسلمانوں اور کفار کے جمع ہونے کا نقشہ

وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا

وَ	اللّٰهُ	عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾	اِذْ	اَنْتُمْ	بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا
اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	جب	تم	(مدینہ سے) قریب والے کنارے پر

اور اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ جب تم قریب والی جانب تھے

1 ...... وہ مال جسے مسلمان کفار سے جنگ میں قہر و غلبہ کے طور پر حاصل کریں اسے غنیمت کہتے ہیں اور جنگ کے بغیر جو مال کفار سے حاصل کیا جائے جیسے خراج اور جزیہ، اسے فئے کہتے ہیں۔ یہاں آیت میں مالِ غنیمت کا حکم اور اس کی تقسیم کا طریقہ بتایا گیا ہے جس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص12 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2 ...... اس دن سے مراد غزوۂ بدر کا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل میں امتیاز کر دیا تھا اور دونوں فوجوں سے مراد مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں ہیں۔

مدت معین کئے بغیر جنگ بدر کی حکمت

وَ هُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَ الرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَ

وَ	هُمْ	بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى	وَ	الرَّكْبُ	اَسْفَلَ مِنْكُمْ	وَ
اور	وہ(یعنی کافر)	دور والے کنارے پر (تھے)	اور	قافلہ	تم سے نیچے (والی طرف تھا)	اور

اور وہ کافر دور والی جانب تھے اور قافلہ تم سے نیچے والی طرف تھا اور

لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَ

لَوْ	تَوَاعَدْتُّمْ	لَاخْتَلَفْتُمْ	فِی الْمِیْعٰدِ	وَ
اگر	تم آپس میں وعدہ کر لیتے	(تو) ضرور تم اختلاف کرتے	مدت کے بارے میں	اور

اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور مدت کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جاتا

لٰكِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۬ۙ

لٰكِنْ	لِّیَقْضِیَ	اللّٰهُ	اَمْرًا (1)	كَانَ	مَفْعُوْلًا
لیکن	(تم وعدے کے بغیر ملے) تاکہ پورا کر دے	اللہ	(وہ) کام	(جسے) تھا	ہونا

لیکن کیونکہ اللہ نے اس کام کو پورا کرنا تھا جسے ہو کر ہی رہنا تھا

لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّ یَحْیٰى مَنْ حَیَّ

لِّیَهْلِكَ (2)	مَنْ	هَلَكَ	عَنْۢ بَیِّنَةٍ	وَّ	یَحْیٰى	مَنْ	حَیَّ
تاکہ ہلاک ہو جائے	جسے	ہلاک ہونا ہے	واضح دلیل سے	اور	زندہ رہے	جسے	زندہ رہنا ہے

تاکہ جسے ہلاک ہونا ہے وہ واضح دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے

خواب میں کفار کی تعداد کم دکھائے جانے کی حکمت

عَنْۢ بَیِّنَةٍ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾ۙ اِذْ یُرِیْكَهُمُ

عَنْۢ بَیِّنَةٍ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَسَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾	اِذْ	یُرِیْكَهُمُ
واضح دلیل سے	اور	بیشک	اللہ	ضرور سننے والا	جاننے والا (ہے)	جب	دکھائے تمہیں وہ کافر

وہ بھی واضح دلیل سے زندہ رہے اور بیشک اللہ ضرور سننے والا جاننے والا ہے ○ (اے حبیب! یاد کرو) جب اللہ نے

(1)...... یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پہلے سے وقت مقرر کئے بغیر کافروں کے مقابلے میں کھڑا کر دیا تاکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام و مسلمین کی مدد اور دشمنانِ دین کی ہلاکت کا جو کام پورا کرنا تھا وہ پورا ہو جائے۔ (2)...... یہاں ہلاکت سے مراد کفر اور زندگی سے مراد ایمان ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ بدر کی فتح سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور اسلام کی صداقت پر مضبوط دلیل قائم ہو گئی، اس لئے اب جو کفر اختیار کر کے ہلاکت میں پڑے گا تو دلیل قائم ہونے اور حجت پوری ہو جانے کے بعد پڑے گا اور جو اسلام قبول کر کے زندگی حاصل کرے گا تو وہ دلیل قائم ہونے کے بعد کرے گا۔

اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا

اللّٰهُ	فِيْ مَنَامِكَ	قَلِيْلًا	وَ	لَوْ	اَرٰىكَهُمْ	كَثِيْرًا
اللہ(نے)	تمہاری خواب میں	تھوڑے	اور	اگر	دکھادیتا تمہیں وہ کافر	زیادہ

یہ کافر تمہاری خواب میں تمہیں تھوڑے کرکے دکھائے اور اگر وہ ان کو زیادہ کرکے تمہیں دکھاتا

لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ

لَّفَشِلْتُمْ	وَ	لَتَنَازَعْتُمْ	فِي الْاَمْرِ	وَ	لٰكِنَّ
(تو اے مسلمانو)ضرور تم بزدل ہوجاتے	اور	ضرور تم آپس میں جھگڑتے	کام میں	اور	لیکن

تو اے مسلمانو! تم ضرور بزدل ہوجاتے اور تم ضرور معاملے میں اختلاف کرتے لیکن

اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤٣﴾ وَاِذْ

اللّٰهَ	سَلَّمَ	اِنَّهٗ	عَلِيْمٌۢ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤٣﴾	وَ	اِذْ
اللہ(نے)	سلامت رکھا، بچالیا	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں والی (بات) کو	اور	جب

اللہ نے سلامت رکھا، بیشک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے ○ اور (اے مسلمانو! یاد کرو) جب

يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّ

يُرِيْكُمُوْهُمْ	اِذِ الْتَقَيْتُمْ	فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ	قَلِيْلًا (1)	وَّ
اللہ دکھارہا تھا تمہیں وہ کافر	جس وقت تم ملے (تمہارا مقابلہ ہوا)	تمہاری نگاہوں میں	تھوڑے	اور

لڑتے وقت اللہ تمہیں وہ کافر تمہاری نگاہوں میں تھوڑے کرکے دکھارہا تھا اور

يُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ

يُقَلِّلُكُمْ	فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ	لِيَقْضِيَ	اللّٰهُ	اَمْرًا (2)	كَانَ
تھوڑا کردیا تمہیں	ان کی نگاہوں میں	تاکہ پورا کردے	اللہ	وہ کام	(جو) ہے

تمہیں ان کی نگاہوں میں تھوڑا کردیا تاکہ اللہ اس کام کو پورا کرے جسے ہوکر ہی

دورانِ جنگ کفار و مسلمین کو ایک دوسرے کی تعداد قلیل دکھائے جانے کی حکمت

1 ...... مسلمانوں کو مشرکین تھوڑے دکھانے میں حکمت یہ تھی کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خواب کی صداقت ظاہر ہوجائے، مسلمانوں کے دل مضبوط ہوجائیں اور کفار پر ان کی جرأت بڑھ جائے جبکہ مشرکین کو مسلمانوں کی تعداد تھوڑی دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ مشرکین مقابلے پر جم جائیں، بھاگ نہ پڑیں اور یہ بات ابتداء میں تھی، مقابلہ ہونے کے بعد انہیں مسلمان بہت زیادہ نظر آنے لگے۔ 2 ......اس کام سے مراد اسلام کا غلبہ، مسلمانوں کی نصرت، شرک کا ابطال، مشرکین کی ذلت اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزے کا اظہار ہے کہ جو فرمایا تھا وہ ہوا اور قلیل جماعت بھاری لشکر پر فتح یاب ہوئی۔

ركوع ٧ / ٥

جہاد میں ثابت قدمی، ذکرِ الٰہی کی کثرت، اطاعت اور صبر کا حکم

مَفْعُوْلًا ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۠۝۴۴ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

مَفْعُوْلًا	وَ	اِلَى اللّٰهِ	تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ ۝۴۴	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا
ہونے والا	اور	اللہ کی طرف	لوٹائے جاتے ہیں	سب کام	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

رہنا ہے اور اللہ ہی کی طرف تمام کاموں کا رجوع ہے ○ اے ایمان والو!

اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

اِذَا	لَقِيْتُمْ	فِئَةً	فَاثْبُتُوْا	وَ	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَثِيْرًا
جب	تم ملو (تمہارا مقابلہ ہو)	کسی فوج (سے)	تو ثابت قدم رہو	اور	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت

جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ۝۴۵ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ

لَّعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ۝۴۵	وَ	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	وَ
تاکہ تم	کامیاب ہو جاؤ	اور	اطاعت کرو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور

تاکہ فلاح پاؤ ○ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور

لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ

لَا تَنَازَعُوْا (1)	فَتَفْشَلُوْا	وَ	تَذْهَبَ	رِيْحُكُمْ
آپس میں جھگڑا نہ کرو	(اگر جھگڑے) تو تم بزدل ہو جاؤ گے	اور	جاتی رہے گی	تمہاری ہوا (قوت)

آپس میں بے اتفاقی نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا (قوت) اکھڑ جائے گی

وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۚ۝۴۶ وَلَا تَكُوْنُوْا

وَ	اصْبِرُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۴۶	وَ	لَا تَكُوْنُوْا
اور	صبر کرو	بیشک	اللہ	صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہے)	اور	نہ ہونا

اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ اور ان لوگوں جیسا

(1)...... اس آیت میں جنگ کے آداب اور دورانِ جنگ باہمی اختلاف و جھگڑے سے بچنے کا حکم اور اختلاف کے نقصانات کا بیان ہے البتہ عمومی حالات میں بھی مسلمانوں کو باہمی اختلاف سے بچنا اور اتفاق و اتحاد کا راستہ ہی اختیار کرنا چاہئے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمان آپس میں متحد رہے تو ان کی جرأت و بہادری کے اپنے بیگانے سبھی معترف رہے اور کافروں پر ان کا رعب و دبدبہ قائم رہا اور جب سے ان کی وحدت پارہ پارہ ہو کر ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی تو ان کی جرأت اور رعب ختم ہو کر رہ گیا ہے۔

میدانِ بدر میں شیطان کا کردار

كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ

كَالَّذِيْنَ	خَرَجُوْا (1)	مِنْ دِيَارِهِمْ	بَطَرًا	وَّ	رِئَآءَ النَّاسِ
ان لوگوں کی طرح جو	نکلے	اپنے گھروں سے	اتراتے (ہوئے)	اور	لوگوں کو دکھاتے (ہوئے)

نہ ہونا جو اپنے گھروں سے اِتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھاوا کرتے ہوئے نکلے

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

وَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ
اور	وہ روک رہے تھے	اللہ کی راہ سے	اور	اللہ	(ان) کو جو	وہ کام کرتے ہیں

اور وہ اللہ کے راستے سے روک رہے تھے اور اللہ ان کے تمام اعمال کو

مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾	وَ	اِذْ	زَيَّنَ	لَهُمُ	الشَّيْطٰنُ (2)	اَعْمَالَهُمْ
گھیرے ہوئے (ہے)	اور	جب	خوبصورت بنادیئے	ان کے لئے	شیطان (نے)	ان کے اعمال

گھیرے ہوئے ہے ○ اور (یاد کرو) جب شیطان نے ان کی نگاہ میں ان کے اعمال خوبصورت کرکے دکھائے

وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ

وَ	قَالَ	لَا غَالِبَ	لَكُمُ	الْيَوْمَ	مِنَ النَّاسِ	وَ	اِنِّيْ
اور	اس نے کہا	کوئی غالب آنے والا نہیں	تم پر	آج	لوگوں میں سے	اور	بیشک میں

اور شیطان نے کہا: آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں اور بیشک میں

جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ

جَارٌ	لَّكُمْ	فَلَمَّا	تَرَآءَتِ	الْفِئَتٰنِ	نَكَصَ
پناہ دینے والا (ہوں)	تمہیں	توجب	ایک دوسرے کو دیکھا	دونوں لشکروں (نے)	(توشیطان) بھاگا

تمہارا مدد گار ہوں پھر جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو شیطان الٹے پاؤں

1 ...... یہ آیت ان کفارِ قریش کے بارے میں نازل ہوئی جو بدر میں بہت اتراتے اور تکبر کرتے ہوئے آئے اور بدر کے میدان میں ذلت کی موت مرے اور یہاں اللہ تعالیٰ مؤمنین کو حکم فرمارہاہے کہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں اور سمجھ لیں کہ فخر وریااور غرور وتکبر کا انجام انتہائی خراب ہے۔ 2 ...... جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کرلیا تو انہیں قبیلہ بنی بکر سے اپنی دشمنی یاد آئی، ممکن تھا کہ وہ واپسی کا ارادہ کرلیتے لیکن یہ شیطان کو منظور نہ تھا، اس لئے اس نے بنی کنانہ کے سردار سراقہ بن مالک کی صورت میں نمودار ہوکر انہیں دھوکے سے جنگ کے لئے تیار کرلیا، پھر دورانِ جنگ فرشتوں کو دیکھا تو انہیں اکیلا چھوڑ کر بھاگ ==

عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا

عَلٰى عَقِبَيْهِ	وَ	قَالَ	اِنِّيْ	بَرِيْٓءٌ	مِّنْكُمْ	اِنِّيْٓ	اَرٰى	مَا
اپنی ایڑیوں پر	اور	کہنے لگا	بیشک میں	بیزار (ہوں)	تم سے	بیشک میں	دیکھ رہا ہوں	جو

بھاگا اور کہنے لگا: بیشک میں تم سے بیزار ہوں۔ میں وہ دیکھ رہا ہوں جو

لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ ع

لَا تَرَوْنَ	اِنِّيْٓ	اَخَافُ	اللّٰهَ	وَ	اللّٰهُ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾
تم نہیں دیکھ رہے	بیشک میں	ڈرتا ہوں	اللہ (سے)	اور	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

تم نہیں دیکھ رہے۔ بیشک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○

منافقوں کا مسلمانوں پر طنز کرنا

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

اِذْ	يَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ (1)	وَ	الَّذِيْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ
جب	کہنے لگے	منافقین	اور	وہ لوگ جو	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہنے لگے کہ

غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

غَرَّ	هٰٓؤُلَآءِ	دِيْنُهُمْ	وَ	مَنْ	يَّتَوَكَّلْ (2)	عَلَى اللّٰهِ
دھوکے میں ڈال رکھا ہے	انہیں	ان کے دین (نے)	اور	جو	توکل کرے	اللہ پر

ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈالا ہوا ہے اور جو اللہ پر توکل کرے

کفار کی روح قبض کئے جانے کا منظر

فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿٤٩﴾	وَ	لَوْ	تَرٰٓى	اِذْ
تو بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اور	اگر	تم دیکھتے	جب

تو بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے ○ اور اگر آپ دیکھتے جب

= گیا۔ اس آیت میں اسی واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

1 ...... یہاں ”منافقین“ سے مراد اوس اور خزرج قبیلے کے چند افراد ہیں جبکہ دوسرے الفاظ یعنی ”جن کے دلوں میں بیماری ہے“ سے مراد مکہ مکرمہ کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے کلمۂ اسلام تو پڑھ لیا تھا مگر ابھی تک ان کے دلوں میں شک وتردد باقی تھا۔ 2 ...... اس آیت میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے توکل کی تعریف اور دیگر مسلمانوں کے لئے یہ تعلیم ہے کہ وہ بھی اپنے سب معاملات اللہ تعالٰی کے سپرد کر دیں اور اس کی قضا وتقدیر پر ہر دم راضی رہیں۔

يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ

وُجُوهَهُمْ	يَضْرِبُوْنَ	الْمَلٰٓئِكَةُ	كَفَرُوا	الَّذِيْنَ	يَتَوَفَّى
ان کے چہروں	وہ مارتے ہیں	فرشتے	کفر کیا	ان لوگوں کی جنہوں نے	جان نکالتے ہیں

فرشتے کافروں کی ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے

وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾ ذٰلِكَ بِمَا

بِمَا	ذٰلِكَ	عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾	ذُوقُوا	وَ	اَدْبَارَهُمْ	وَ
(اس کا) بدلہ جو	یہ	آگ کا عذاب	(کہتے ہیں) چکھو	اور	ان کی پیٹھوں (پر)	اور

جان نکالتے ہیں اور (کہتے ہیں) آگ کا عذاب چکھو ○ یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو

قَدَّمَتْ اَيْدِيكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

بِظَلَّامٍ [2]	لَيْسَ	اللّٰهَ	اَنَّ	وَ	اَيْدِيكُمْ	قَدَّمَتْ [1]
ذراسا بھی ظلم کرنے والا	نہیں ہے	اللہ	بیشک	اور	تمہارے ہاتھوں (نے)	آگے بھیجا

تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور اللہ بندوں پر ظلم

لِّلْعَبِيدِ ﴿٥١﴾ ۙ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

مِنْ قَبْلِهِمْ	الَّذِيْنَ	وَ	كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	لِّلْعَبِيدِ ﴿٥١﴾
ان سے پہلے (تھے)	ان لوگوں کا جو	اور	جیسا فرعون والوں کا طریقہ	بندوں پر

نہیں کرتا ○ جیسا فرعونیوں اور ان سے پہلوں کا طریقہ

كَفَرُوا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ ۭ

بِذُنُوبِهِمْ	اللّٰهُ	فَاَخَذَهُمُ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	كَفَرُوا
ان کے گناہوں کے سبب	اللہ (نے)	تو پکڑ لیا انہیں	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	انہوں نے کفر کیا

وہ اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کرتے تھے تو اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب انہیں پکڑ لیا،

1 ...... یعنی یہ مصیبتیں اور عذاب تمہارے اپنے کیے ہوئے کفر اور گناہوں کا بدلہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی پر جرم کے بغیر عذاب نہیں کرتا اور کافر چونکہ مجرم ہیں لہٰذا ان پر عذاب کرنا اللہ کا عدل ہے۔

2 ...... اس سے مراد بہت ظلم کرنے والا نہیں بلکہ مطلق ظلم کرنے والا مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ بالکل ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

نعمت کی تبدیلی سے متعلق قانونِ قدرت

اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

اِنَّ	اللّٰهَ	قَوِیٌّ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ
بیشک	اللہ	بڑی قوت والا	سخت عذاب دینے والا (ہے)	یہ	(اس) وجہ سے کہ	اللہ

بیشک اللہ بڑی قوت والا، سخت عذاب دینے والا ہے ○ یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ

لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى

لَمْ یَكُ	مُغَیِّرًا (1)	نِّعْمَةً	اَنْعَمَهَا	عَلٰى قَوْمٍ	حَتّٰى
نہیں ہے	بدلنے والا	کسی نعمت (کو)	اس نے انعام فرمایا ہوا اس کا	کسی قوم پر	یہاں تک کہ

کسی نعمت کو ہرگز نہیں بدلتا جو اس نے کسی قوم کو عطا فرمائی ہو جب تک

یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۳﴾

یُغَیِّرُوْا	مَا	بِاَنْفُسِهِمْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۵۳﴾
وہ بدل دیں	(اسے) جو	ان کی ذاتوں میں (ہے)	اور	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

وہ خود ہی اپنی حالت کو نہ بدلیں اور بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○

کفارِ قریش کے حال کی سابقہ کفار سے تشبیہ

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	وَ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَذَّبُوْا
جیسا فرعون والوں کا طریقہ	اور	ان لوگوں کا جو	ان سے پہلے (تھے)	انہوں نے جھٹلایا

جیسا فرعونیوں اور ان سے پہلوں کا طریقہ، انہوں نے

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ	بِذُنُوْبِهِمْ	وَ	اَغْرَقْنَاۤ
اپنے رب کی آیتوں کو	تو ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	ان کے گناہوں کے سبب	اور	ہم نے غرق کر دیا

اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ہم نے فرعونیوں کو

(1)...... اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ کسی قوم کو نعمت دے کر اس وقت تک اس نعمت کو عذاب سے تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ قوم خود اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت نہیں کرتی۔ گزری ہوئی اور موجودہ قوموں کے عروج و زوال کیلئے یہی اٹل قانون ہے کہ نعمت کا شکر اور حق ادا کرنے پر نعمت بڑھ جاتی ہے اور ناشکری کرنے پر سزا دی جاتی ہے۔ یہ قانون صرف کافر قوموں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ مسلمان بھی اگر اسی روش پر چلیں تو اللہ تعالیٰ ان سے بھی اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا اور مسلمانوں کو بھی ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے جیسا کہ مسلمانوں کے عروج و زوال کے اسباب سمجھنے والے بخوبی جانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافروں کا حال

اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ

اٰلَ فِرْعَوْنَ	وَ	كُلٌّ	كَانُوْا	ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾	اِنَّ	شَرَّ الدَّوَآبِّ [1]
فرعون والوں (کو)	اور	(وہ) سب	تھے	ظلم کرنے والے	بیشک	سب جانوروں میں بدتر

غرق کر دیا اور وہ سب ظالم تھے ○ بیشک جانوروں میں سب سے بدتر،

کفار کے دو عیب عہد شکنی اور خوف خدا نہ رکھنا

عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٥﴾ اَلَّذِيْنَ

عِنْدَ اللّٰهِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٥﴾	اَلَّذِيْنَ
اللہ کے نزدیک	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	کفر کیا	تو وہ	ایمان نہیں لاتے	وہ لوگ جو

اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا تو وہ ایمان نہیں لاتے ○ وہ جن سے

عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ

عٰهَدْتَّ	مِنْهُمْ	ثُمَّ	يَنْقُضُوْنَ [2]	عَهْدَهُمْ	فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ	وَّ	هُمْ
تم نے معاہدہ کیا	ان سے	پھر	وہ توڑ دیتے ہیں	اپنا عہد	ہر بار میں	اور	وہ

تم نے معاہدہ کیا تھا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور

دورانِ جنگ دشمنوں کی ہمت اور زور توڑنے کا حکم

لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ

لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٦﴾	فَاِمَّا	تَثْقَفَنَّهُمْ	فِي الْحَرْبِ	فَشَرِّدْ	بِهِمْ
نہیں ڈرتے	تو اگر	تم پاؤ انہیں	لڑائی میں	تو بھگا دو	ان کے (قتل کے) ذریعے

ڈرتے نہیں ○ تو اگر تم انہیں لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی مار مارو جس سے ان کے پیچھے والے (بھی)

معاہدہ ختم کرنے کی ایک درست صورت

مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ

مَّنْ	خَلْفَهُمْ	لَعَلَّهُمْ	يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾	وَ	اِمَّا	تَخَافَنَّ
(ان کو) جو	ان کے پیچھے (ہیں)	تاکہ وہ	عبرت حاصل کریں	اور	اگر	تمہیں اندیشہ ہو

بھاگ جائیں، اس امید پر (مارو) کہ شاید انہیں عبرت ہو ○ اور اگر تمہیں کسی قوم سے

1 ...... کفار کو جانوروں سے بھی بدتر فرمائے جانے کی وجوہات یہ بیان کی گئی ہیں کہ جانور اللہ تعالیٰ کی آیات سننے، سمجھنے اور دیکھنے کی قوت سے خالی ہیں، اپنا نفع و نقصان پہچانتے اور اپنے مالک کی اطاعت کرتے ہیں جبکہ کفار اپنے اعضاء میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات سننے، سمجھنے اور دیکھنے کی قوت رکھنے کے باوجود ان سے کام نہیں لیتے، کفر اختیار کر کے خود اپنا نقصان کرتے اور اپنے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کے نافرمان ہیں اس لئے سب جانوروں سے بدتر ہیں۔

2 ...... خواہ بندوں سے کیا ہوا جائز عہد توڑا جائے یا اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کی خلاف ورزی کی جائے دونوں انتہائی مذموم ہیں۔

مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مِنْ قَوْمٍ	خِيَانَةً	فَانْۢبِذْ (1)	اِلَيْهِمْ	عَلٰى سَوَآءٍ	اِنَّ	اللّٰهَ
کسی قوم سے	خیانت (کا)	تو (ان کا عہد) پھینک دو	ان کی طرف	برابری (کی بنیاد) پر	بیشک	اللہ

عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو ان کا عہد ان کی طرف اس طرح پھینک دو کہ (دونوں علم میں) برابر ہوں بیشک اللہ

لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝۵۸ ع وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لَا يُحِبُّ	الْخَآئِنِيْنَ ۝۵۸	وَ	لَا يَحْسَبَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
پسند نہیں کرتا	خیانت کرنے والوں (کو)	اور	ہرگز گمان نہ کریں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۝ اور ہرگز کافر یہ خیال نہ کریں کہ

سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝۵۹ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا

سَبَقُوْا	اِنَّهُمْ	لَا يُعْجِزُوْنَ ۝۵۹	وَ	اَعِدُّوْا	لَهُمْ	مَّا
(کہ) وہ سبقت لے گئے	بیشک وہ	عاجز نہیں کرسکتے	اور	تیار رکھو	ان کے لیے	جو

وہ ہاتھ سے نکل گئے ہیں، بیشک وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کرسکتے ۝ اور ان کے لیے جتنی قوت ہوسکے

اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ

اسْتَطَعْتُمْ	مِّنْ	قُوَّةٍ (2)	وَّ	مِنْ	رِّبَاطِ الْخَيْلِ	تُرْهِبُوْنَ	بِهٖ
تم سے ہوسکے	سے	قوت	اور	سے	گھوڑے باندھنے	تم ڈراؤ	اس کے ذریعے

تیار رکھو اور جتنے گھوڑے باندھ سکو تاکہ اس تیاری کے ذریعے تم اللہ کے دشمنوں

عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

عَدُوَّ اللّٰهِ	وَ	عَدُوَّكُمْ	وَ	اٰخَرِيْنَ	مِنْ دُوْنِهِمْ
اللہ کے دشمنوں	اور	اپنے دشمنوں (کو)	اور	(انہیں جو) دوسرے	ان کے علاوہ (ہیں)

اور اپنے دشمنوں کو اور جو اُن کے علاوہ ہیں انہیں ڈراؤ،

خیانت کرنے والوں کے بارے میں حکم

جنگ کی بھرپور طاقت حاصل کرنے کا حکم

1 ...... اس آیت میں عام مسلمانوں اور مسلم حکمرانوں سے خطاب ہے کہ جب کسی قوم کی طرف سے عہد شکنی کی علامات ظاہر ہوں تو مسلمانوں کا امیر انہیں معاہدہ ختم ہونے سے متعلق بتادے اور ان پر حملہ کرنے سے پہلے انہیں جنگ کی اطلاع دیدے تاکہ یہ اس قوم سے بدعہدی کرنے والا شمار نہ ہو اور اگر عہد شکنی روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوجائے تو عہد ختم ہونے اور جنگ کی اطلاع دینے کی ضرورت نہیں بلکہ بلا اطلاع بھی حملہ کیا جاسکتا ہے۔ 2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اسلحے اور آلات کی وہ تمام اقسام تیار رکھو جن کے ذریعے دشمن سے جنگ کے دوران قوت حاصل ہو۔ فی زمانہ چونکہ بری، بحری اور فضائی جنگیں ہوتی ہیں جن میں ٹینک، میزائل، فضائی و=

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ	تُنْفِقُوْا	مَا	وَ	يَعْلَمُهُمْ	اَللّٰهُ	لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ
اللہ کی راہ میں	کوئی چیز	تم خرچ کروگے	جو	اور	جانتا ہے انہیں	اللہ	تم نہیں جانتے انہیں

تم انہیں نہیں جانتے اور اللہ انہیں جانتا ہے اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کروگے

صلح کی طرف مائل کفار سے صلح کرنا جائز ہے

يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝۶۰ وَاِنْ جَنَحُوْا

جَنَحُوْا	اِنْ	وَ	لَا تُظْلَمُوْنَ ۝۶۰	اَنْتُمْ	وَ	اِلَيْكُمْ	يُوَفَّ
وہ مائل ہوں	اگر	اور	زیادتی نہیں کی جائے گی	تم (پر)	اور	تمہیں	(اس کا اجر) پورا دیا جائے گا

تمہیں اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ○ اور اگر وہ صلح کی طرف

لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

هُوَ	اِنَّهٗ	عَلَى اللّٰهِ	تَوَكَّلْ	وَ	لَهَا	فَاجْنَحْ[1]	لِلسَّلْمِ
وہی	بیشک وہ	اللہ پر	بھروسہ رکھو	اور	اس کی طرف	تو تم مائل ہو جاؤ	صلح کی طرف

مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو بیشک وہی

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد سے متعلق وعدہ الٰہی

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۱ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ

فَاِنَّ	اَنْ يَّخْدَعُوْكَ	يُّرِيْدُوْٓا	اِنْ	وَ	الْعَلِيْمُ ۝۶۱	السَّمِيْعُ
تو بیشک	دھوکا دینا تجھے	وہ چاہیں گے	اگر	اور	جاننے والا (ہے)	سننے والا

سننے والا جاننے والا ہے ○ اور (اے حبیب!) اگر وہ تمہیں دھوکا دینا چاہیں گے تو بیشک

حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِیْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ

وَ	بِنَصْرِهٖ[2]	اَيَّدَكَ	الَّذِیْٓ	هُوَ	اللّٰهُ	حَسْبَكَ
اور	اپنی مدد سے	تائید کی تمہاری	جس نے	وہی (ہے)	اللہ	تجھے کافی (ہے)

اللہ تمہیں کافی ہے۔ وہی ہے جس نے اپنی مدد اور مسلمانوں کے ذریعے

== بحری جنگی جہاز اور آبدوز وغیرہ سب ہتھیاروں سے دشمن کے مقابلے میں قوت حاصل ہوتی ہے، اس لئے ان ہتھیاروں کی تیاری وغیرہ بھی اس آیت میں داخل ہوگی۔

1 ...... اگر صلح مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو صلح کرنا جائز ہے اور صلح کے بعد اگر اسے توڑنے میں مصلحت ہو اور اس کی کوئی مدت معین نہ ہو تو اطلاع دے کر توڑ سکتے ہیں اور اطلاع کے بعد فوراً جنگ شروع نہ کریں بلکہ اتنی مہلت دیں کہ کافر بادشاہ اپنے تمام ممالک میں اس خبر کو پہنچا سکے اور اگر مدت معین ہو تو اس کے پورا ہونے کے بعد اطلاع دینے کی کچھ حاجت نہیں۔ 2 ...... بدر میں اللہ تعالٰی کی مدد تو وہ تھی جو فرشتوں کے ذریعے آئی اور مسلمانوں کے ذریعے مدد ==

قبائلِ انصار میں باہمی الفت و محبت

بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿ۙ۶۲﴾ وَ اَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِہِمۡ ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ

بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۶۲﴾	وَ	اَلَّفَ (1)	بَیۡنَ قُلُوۡبِہِمۡ	لَوۡ	اَنۡفَقۡتَ
مسلمانوں کے ذریعے	اور	الفت پیدا کردی	ان کے دلوں کے درمیان	اگر	تم خرچ کردیتے

تمہاری تائید فرمائی ○ اور اس نے مسلمانوں کے دلوں میں الفت پیدا کردی۔ اگر تم زمین میں

مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَیۡنَ قُلُوۡبِہِمۡ ۙ وَ

مَا	فِی الۡاَرۡضِ	جَمِیۡعًا	مَّاۤ اَلَّفۡتَ	بَیۡنَ قُلُوۡبِہِمۡ	وَ
جو کچھ	زمین میں (ہے)	سب	(تو بھی) تم الفت پیدا نہ کرسکتے	ان کے دلوں کے درمیان	اور

جو کچھ ہے سب خرچ کردیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کرسکتے تھے

لٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّہٗ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۶۳﴾

لٰکِنَّ	اللّٰہَ	اَلَّفَ	بَیۡنَہُمۡ	اِنَّہٗ	عَزِیۡزٌ	حَکِیۡمٌ ﴿۶۳﴾
لیکن	اللّٰہ (نے)	الفت پیدا کردی	ان کے درمیان	بیشک وہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)

لیکن اللّٰہ نے ان کے دلوں کو ملادیا، بیشک وہ غالب حکمت والا ہے ○

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نصرت و کامیابی کا وعدہ

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ حَسۡبُکَ اللّٰہُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ

یٰۤاَیُّہَا	النَّبِیُّ	حَسۡبُکَ	اللّٰہُ	وَ	مَنِ	اتَّبَعَکَ
اے	نبی	تجھے کافی (ہے)	اللّٰہ	اور	جو	پیروکار ہوئے تمہارے

اے نبی! اللّٰہ تمہیں کافی ہے اور جو مسلمان تمہارے

جہاد سے متعلق چند احکام

مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۶۴﴾ؑ یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلَی الۡقِتَالِ ؕ اِنۡ

مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۶۴﴾	یٰۤاَیُّہَا	النَّبِیُّ	حَرِّضِ (2)	الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	عَلَی الۡقِتَالِ	اِنۡ
مسلمانوں میں سے	اے	نبی	ترغیب دو، ابھارو	ایمان والوں (کو)	جہاد پر	اگر

پیروکار ہیں ○ اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو، اگر

ع

=وہ تھی جو مہاجرین و انصار کے ذریعے پہنچی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ کی مدد فرشتوں کے ذریعے بھی ہوتی ہے اور نیک بندوں کے ذریعے بھی، نیز ظاہری اسباب کے ساتھ بھی ہوتی ہے اور ظاہری اسباب سے ہٹ کر بھی۔

1 ...... انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں برسوں سے عداوت چلی آرہی تھی اور انہیں ملادینے کی کوئی صورت باقی نہ رہی تھی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع سے یہ حالت بدل گئی اور اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا فرمادی، دلوں سے عداوتیں دور اور ایمانی محبتیں پیدا ہوئیں۔ یہ حضور=

يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ

يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	عِشْرُوْنَ	صٰبِرُوْنَ	يَغْلِبُوْا	مِائَتَيْنِ (1)
ہوں گے	تم میں سے	بیس	صبر کرنے والے	(تو) وہ غالب آئیں گے	دو سو (پر)

تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے

وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا

وَ	اِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ	يَّغْلِبُوْٓا	اَلْفًا
اور	اگر	ہوں گے	تم میں سے	سو	(تو) وہ غالب آئیں گے	ایک ہزار (پر)

اور اگر تم میں سے سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر

جہاد کے ایک حکم کی منسوخی

مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اَلْـٰٔنَ

مِّنَ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾	اَلْـٰٔنَ
ان لوگوں میں سے جنہوں نے	کفر کیا	(اس کے) سبب کہ وہ	لوگ	سمجھ نہیں رکھتے	اب

غالب آئیں گے کیونکہ کافر سمجھ نہیں رکھتے ○ اب

خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ

خَفَّفَ (2)	اللّٰهُ	عَنْكُمْ	وَ	عَلِمَ	اَنَّ	فِيْكُمْ	ضَعْفًا (3)	فَاِنْ
تخفیف فرمادی	اللہ (نے)	تم سے	اور	وہ جانتا ہے	کہ	تم میں	کمزوری (ہے)	تو اگر

اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمادی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر

يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ

يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ	صَابِرَةٌ	يَّغْلِبُوْا	مِائَتَيْنِ	وَ	اِنْ
ہوں	تم میں سے	سو	صبر کرنے والے	(تو) وہ غالب آئیں گے	دو سو (پر)	اور	اگر

تم میں سو صبر کرنے والے ہوں تو دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر

═صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روشن معجزہ ہے۔ 2...... جہاد بہت اعلیٰ عبادت ہے جس کی رغبت دلانے کا حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا گیا اور جہاد کی ہر جائز طریقہ سے رغبت دینا جائز ہے۔

1...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ اور بشارت ہے کہ مسلمانوں کی جماعت صابر رہے تو مددِ الٰہی سے دس گنا کافروں پر غالب رہے گی۔ 2...... یہ آیت اس سے پہلی آیت کی ناسخ ہے یعنی پہلے تو دس گنا مدِ مقابل افراد کے سامنے ڈٹ جانا فرض تھا اور اب صرف دو گنا کے مقابلے میں ڈٹ جانا فرض رہ گیا۔═

غزوۂ بدر کے قیدیوں سے فدیہ لینے پر تنبیہ

يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ

يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	اَلْفٌ	يَّغْلِبُوْٓا	اَلْفَيْنِ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
ہوں	تم میں سے	ایک ہزار	(تو)وہ غالب آئیں گے	دوہزار(پر)	اللہ کے حکم سے	اور	اللہ

تم میں سے ہزار ہوں تو اللہ کے حکم سے دوہزار پر غالب ہوں گے اور اللہ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾	مَا كَانَ	لِنَبِيٍّ	اَنْ	يَّكُوْنَ	لَهٗٓ
صبر کرنے والوں کے ساتھ(ہے)	(لائق)نہیں ہے	کسی نبی کے	کہ	ہوں	اس کے لئے

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ کسی نبی کے لائق نہیں کہ

اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖۗ وَ

اَسْرٰى	حَتّٰى	يُثْخِنَ	فِي الْاَرْضِ	تُرِيْدُوْنَ[1]	عَرَضَ الدُّنْيَا	وَ
قیدی	یہاں تک کہ	وہ خوب خون بہالے	زمین میں	تم چاہتے ہو	دنیا کا مال واسباب	اور

کافروں کو زندہ قید کرلے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہالے۔ تم لوگ دنیا کا مال واسباب چاہتے ہو اور

اللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا

اللّٰهُ	يُرِيْدُ	الْاٰخِرَةَ	وَ	اللّٰهُ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾	لَوْلَا
اللہ	چاہتا ہے	آخرت	اور	اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا(ہے)	اگر نہ ہوتا

اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے ○ اگر

كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ

كِتٰبٌ[2] مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ	لَمَسَّكُمْ[3]	فِيْمَآ	اَخَذْتُمْ
پہلے سے لکھا ہوا اللہ کی طرف سے	(تو) ضرور پہنچتا تمہیں	(اس کے بدلے) میں جو	تم نے لیا

اللہ کی طرف سے پہلے سے ایک حکم لکھا ہوا نہ ہوتا، تو اے مسلمانو! تم نے کافروں سے جو مال لیا ہے

=3...... اس سے ایمان کی کمزوری نہیں بلکہ ابدان کی کمزوری مراد ہے۔

1...... غزوۂ بدر کے قیدیوں سے متعلق بعض کی رائے یہ تھی کہ انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور بعض کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے، آخر میں فدیہ لے کر چھوڑ دینا طے پایا جبکہ بارگاہِ الٰہی میں زیادہ پسندیدہ یہ تھا کہ قیدیوں کو اس موقع پر قتل کیا جاتا، اسی اعتبار سے یہاں ان مسلمانوں سے خطاب فرمایا گیا ہے جنہوں نے حصولِ مال کے پیشِ نظر فدیہ لینے کا مشورہ دیا تھا۔ اس میں وہ لوگ شامل نہیں جنہوں نے قیدیوں کے ایمان لانے کی امید پر فدیہ کا مشورہ دیا تھا=

امتِ مصطفٰی کے لئے مالِ غنیمت حلال ہے

غزوۂ بدر کے قیدیوں سے متعلق چند باتیں

ع ۵

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا ﳚ وَّ

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۶۸﴾	فَكُلُوْا	مِمَّا	غَنِمْتُمْ (1)	حَلٰلًا	طَیِّبًا	وَّ
بڑا عذاب	تو کھاؤ	(اس میں) سے جو	تمہیں غنیمت ملی	حلال	پاکیزہ	اور

اس کے بدلے تمہیں بڑا عذاب پکڑلیتا○ تو اس سے کھاؤ جو حلال پاکیزہ غنیمت تمہیں ملی ہے اور

اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶۹﴾ ع یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ

اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۶۹﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	قُلْ
ڈرتے رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اے	نبی	تم کہو

اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے○ اے نبی! جو قیدی

لِّمَنْ فِیْۤ اَیْدِیْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤی ۙ اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰهُ

لِّمَنْ	فِیْۤ اَیْدِیْكُمْ	مِّنَ الْاَسْرٰۤی (2)	اِنْ	یَّعْلَمِ	اللّٰهُ
(ان) سے جو	تمہارے ہاتھ میں (ہیں)	قیدیوں میں سے	اگر	جانے گا	اللہ

تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ، اگر اللہ تمہارے دل میں

فِیْ قُلُوْبِكُمْ خَیْرًا یُّؤْتِكُمْ خَیْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ

فِیْ قُلُوْبِكُمْ	خَیْرًا	یُّؤْتِكُمْ	خَیْرًا	مِّمَّاۤ	اُخِذَ	مِنْكُمْ
تمہارے دلوں میں	بھلائی	(تو) وہ عطا فرمائے گا تمہیں	بہتر	(اس) سے جو	لیا گیا	تم سے

بھلائی دیکھے گا تو جو مال تم سے لیا گیا اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا

وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۷۰﴾ وَ اِنْ یُّرِیْدُوْا

وَ	یَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۷۰﴾	وَ	اِنْ	یُّرِیْدُوْا
اور	بخش دے گا	تمہیں	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	اگر	وہ چاہتے ہیں

اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے○ اور اے حبیب! اگر وہ تم سے

=جیسے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ 2...... اس لکھے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ اجتہاد پر عمل کرنے والے سے مواخذہ نہ فرمائے گا، یا اس سے وہ مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں لکھا کہ اہلِ بدر پر عذاب نہ کیا جائے گا، یا اس سے وہ مراد ہے جو اس نے لوحِ محفوظ میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے غنیمتیں حلال فرمائے گا۔

1...... مالِ غنیمت حلال ہونا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی امت کا خاصہ ہے، ان سے پہلے کسی کے لئے غنیمت کا مال حلال نہیں ہوا۔ 2...... یہ=

خِيَانَتَكَ فَقَدۡ خَانُوا اللّٰهَ مِنۡ قَبۡلُ

خِيَانَتَكَ (1)	فَقَدۡ	خَانُوا	اللّٰهَ	مِنۡ قَبۡلُ
تم سے خیانت کرنا	تو بیشک	وہ خیانت کرچکے ہیں	اللہ (سے)	(اس) سے پہلے

خیانت کرنا چاہتے ہیں تو بیشک یہ اس سے پہلے اللہ سے خیانت کرچکے ہیں

فَاَمۡكَنَ مِنۡهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۷۱﴾

فَاَمۡكَنَ	مِنۡهُمۡ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيۡمٌ	حَكِيۡمٌ ﴿۷۱﴾
تو اس نے (تمہارے) قابو میں دے دیئے	ان میں سے	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)

جس پر اُس نے اِنہیں تمہارے قابو میں دے دیا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا

اِنَّ	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	هَاجَرُوۡا	وَ	جٰهَدُوۡا
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے ہجرت کی	اور	جہاد کیا

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں

بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ اٰوَوْا وَّ

بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ	فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ	وَ	الَّذِيۡنَ	اٰوَوْا	وَّ
اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اللہ کی راہ میں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جگہ دی، پناہ دی	اور

اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور وہ جنہوں نے پناہ دی اور

نَّصَرُوۡۤا اُولٰٓـئِكَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

نَصَرُوۡۤا	اُولٰٓـئِكَ	بَعۡضُهُمۡ	اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ (2)	وَ	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ
مدد کی	یہ لوگ	ان کے بعض	بعض کے وارث (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

مدد کی وہ سب ایک دوسرے کے وارث ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور

= آیت حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق نازل ہوئی، انہوں نے بھی لشکر کو کھانا کھلانے کی ذمہ داری لی تھی اور اس کے لئے بیس اوقیہ سونا ساتھ لائے تھے لیکن ان کی باری کے دن جنگ ہوگئی اور کھانا کھلانے کی نوبت نہ آئی، فتح کے بعد ان سے یہ سونا لے لیا گیا تھا، پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان اقدس سے اپنے مال کے متعلق ایک غیبی خبر سن کر اسلام قبول کر لیا اور انہیں بحرین کے مال سے بہت مال عطا کیا گیا۔

1 ...... آزادی کے وقت بدر کے قیدیوں سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ جنگ نہ کرنے اور مشرکین سے معاہدہ نہ کرنے کا عہد لیا تھا، لیکن ان =

مظلوم مسلمانوں کی مدد سے متعلق احکام

لَمْ یُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰى

لَمْ یُهَاجِرُوْا	مَا	لَكُمْ	مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ	مِّنْ شَیْءٍ	حَتّٰى
انہوں نے ہجرت نہ کی	نہیں (ہے)	تمہارے لئے	ان کی میراث سے	کوئی چیز	یہاں تک کہ

ہجرت نہ کی تمہارا ان سے میراث کا کوئی تعلق نہیں جب تک

یُهَاجِرُوْا ؕ وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا

یُهَاجِرُوْا	وَ	اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ (1)	فِی الدِّیْنِ	فَعَلَیْكُمُ	النَّصْرُ	اِلَّا
وہ ہجرت کرلیں	اور	اگر وہ مدد مانگیں تم سے	دین میں	تو تم پر (واجب ہے)	مدد کرنا	سوائے

وہ ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا واجب ہے مگر

عَلٰى قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ ؕ وَ اللّٰهُ

عَلٰى قَوْمٍۭ	بَیْنَكُمْ	وَ	بَیْنَهُمْ	مِّیْثَاقٌ	وَ	اللّٰهُ
(اس) قوم پر (کے خلاف)	(کہ) تمہارے درمیان	اور	ان کے درمیان	معاہدہ (ہو)	اور	اللہ

یہ کہ ایسی قوم کے خلاف (مدد مانگیں) کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو اور اللہ

مسلمانوں میں باہمی تعاون اور مدد نہ ہونے کا نقصان

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۷۲﴾ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ ﴿۷۲﴾	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بَعْضُهُمْ
(اس) کو جو	تم کرتے ہو	دیکھ رہا (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے بعض

تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے ○ اور کافر آپس میں

اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَ

اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ	اِلَّا تَفْعَلُوْهُ	تَكُنْ	فِتْنَةٌ	فِی الْاَرْضِ	وَ
بعض کے وارث (ہیں)	اگر تم نہ کروگے اسے (جو حکم دیا گیا)	(تو) ہوگا	فتنہ	زمین میں	اور

ایک دوسرے کے وارث ہیں اگر تم ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور

=کی طرف سے عہد شکنی کا اندیشہ موجود تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ آپ سے خیانت کرنا چاہتے ہیں تو اس پر آپ غم نہ کریں یہ تو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے بھی عہد کرکے توڑ چکے ہیں جیسے یومِ الست کا عہدِ میثاق بھلا دیا اور مصیبتوں میں شکر گزار بندہ بننے کا عہد کرکے بعد میں توڑ دیا۔ 2...... یہاں مہاجرین و انصار کو (دینی اخوت کی بنا پر) ایک دوسرے کے مال کا وارث قرار دیا گیا ہے، بعد میں اس آیت سے یہ وراثت منسوخ ہوگئی جس میں نسبی رشتہ داروں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیا گیا۔ 1...... اس آیت میں تین مسئلے بیان ہوئے ہیں: (1) غیر مہاجر مومن اگر کسی کافر قوم=

مہاجرین وانصار کی فضیلت

فَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

فَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾ (1)	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	هَاجَرُوْا	وَ	جٰهَدُوْا
بڑا فساد	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے ہجرت کی	اور	جہاد کیا

بڑا فساد ہوگا ○ اور وہ جو ایمان لائے اور مہاجر بنے اور اللہ کی راہ میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰوَوْا	وَّ	نَصَرُوْٓا	اُولٰٓئِكَ	هُمُ
اللہ کی راہ میں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جگہ دی، پناہ دی	اور	مدد کی	یہ لوگ	وہی

لڑے اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی

الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِيْنَ

دوسری ہجرت کرنے والوں کا حکم اور وراثت کے حکم کا بیان

الْمُؤْمِنُوْنَ	حَقًّا	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾	وَ	الَّذِيْنَ
ایمان والے (ہیں)	سچے	ان کے لیے	مغفرت	اور	عزت والا رزق (ہے)	اور	وہ لوگ جو

سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اور جو

اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ

اٰمَنُوْا	مِنْۢ بَعْدُ	وَ	هَاجَرُوْا	وَ	جٰهَدُوْا	مَعَكُمْ
ایمان لائے	(اس کے) بعد	اور	انہوں نے ہجرت کی	اور	جہاد کیا	تمہارے ساتھ

اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا

فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى

فَاُولٰٓئِكَ	مِنْكُمْ	وَ	اُولُوا الْاَرْحَامِ	بَعْضُهُمْ	اَوْلٰى
تو یہ لوگ	تم میں سے (ہی ہیں)	اور	رشتے والے	ان کے بعض	زیادہ حقدار (ہیں)

وہ بھی تمہیں میں سے ہیں اور رشتے دار اللہ کی کتاب میں (وراثت میں)

=سے دینی وجہ سے جنگ کریں اور وہ تم سے مدد مانگیں تو مدد دو۔ لہٰذا ہر مسلمان پر اپنے مسلم بھائی کی دینی جنگ میں مدد کرنا لازم ہے۔ (2) مدد دینا جہاد میں ضروری ہے نہ کہ محض دنیاوی جھگڑوں میں۔ (3) اگر دارالحرب کے مسلمانوں کی جنگ کسی ایسی کافر قوم سے ہو جن کا ہمارے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہے تو ہم اب ان کے خلاف مدد نہیں دے سکتے کیونکہ اس میں بدعہدی ہے بلکہ اب یہ کوشش کی جائے کہ ان کفار اور ان مسلمانوں میں صلح ہو جائے اگر صلح ناممکن ہے۔ تو ہم غیر جانبدار رہیں۔

1 ......اس آیت میں فرمایا گیا کہ اگر باہمی تعاون نہ کریں اور ایک دوسرے کے مددگار ہو کر ایک قوت نہ بن جائیں تو کفار مضبوط اور مسلمان کمزور ہو جائیں=

ع ۱۰ ۶ ۲ الثّلث

بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۟ ﴿۷۵﴾

بِبَعْضٍ (1)	فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾
بعض کے	اللہ کی کتاب میں	بیشک	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)

ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ○

آیات: 129 — رکوع: 16

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ

معاہدہ توڑنے والے مشرکوں سے متعلق چند احکام

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ

بَرَآءَةٌ (2)	مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ	اِلَى الَّذِيْنَ
(یہ اعلانِ) براءت (ہے)	اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے	ان لوگوں کی طرف جن سے

یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کی طرف

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ ﴿۱﴾ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ

عٰهَدْتُّمْ	مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱﴾	فَسِيْحُوْا	فِي الْاَرْضِ
تم نے معاہدہ کیا	مشرکوں میں سے	تو (اے مشرکو!) تم چل پھر لو	زمین میں

اعلانِ براءت ہے جن سے تمہارا معاہدہ تھا ○ تو (اے مشرکو!) تم چار مہینے تک

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ	وَّ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّكُمْ	غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ
چار مہینے	اور	جان لو	کہ تم	اللہ کو عاجز کرسکنے والے نہیں

زمین میں چلو پھرو اور جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے

=گے، اس صورت میں زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہوگا۔ اس آیت کی حقانیت روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ مسلمانوں کو آپس کے عدمِ اتحاد پر فرمایا گیا تھا کہ اس سے فتنہ اور فسادِ کبیر ہوگا اور اب ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ آج مسلمانوں کے خلاف فتنہ اور فسادِ کبیر ہے یا نہیں اور اس کی وجہ بھی مسلمانوں کا عدمِ اتحاد ہے یا نہیں؟

1 ...... ہجرت اور اخوت کی وجہ سے وراثت دینے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے اور اب وراثت کا دارومدار نسبی قرابت داری پر ہے جبکہ رضاعی رشتے کی وجہ سے کوئی ایک دوسرے کا وارث نہیں اور سسرالی رشتے میں بھی صرف شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ 2 ...... مشرکینِ عرب اور مسلمانوں کے درمیان=

وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِی الْكٰفِرِیْنَ ۝۲ وَ اَذَانٌ

وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	مُخْزِی	الْكٰفِرِیْنَ ۝۲	وَ	اَذَانٌ
اور	یہ کہ	اللہ	ذلیل ورسوا کرنے والا (ہے)	کافروں (کو)	اور	(یہ) اعلان (ہے)

اور یہ کہ اللہ کافروں کو ذلیل ورسوا کرنے والا ہے ○ اور (یہ) اللہ

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ	اِلَى النَّاسِ	یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ[1]	اَنَّ	اللّٰهَ
اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے	لوگوں کی طرف	بڑے حج کے دن	کہ	اللہ

اور اس کے رسول کی طرف سے تمام لوگوں کی طرف بڑے حج کے دن اعلان ہے کہ اللہ

بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۙ۬ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ

بَرِیْٓءٌ	مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ	وَ	رَسُوْلُهٗ	فَاِنْ	تُبْتُمْ	فَهُوَ	خَیْرٌ
بری (ہے)	مشرکوں سے	اور	اس کا رسول (بھی)	تو اگر	تم توبہ کرلو	تو وہ	بہتر (ہے)

مشرکوں سے بری ہے اور اس کا رسول بھی تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے

لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ ؕ وَ

لَّكُمْ	وَ	اِنْ	تَوَلَّیْتُمْ	فَاعْلَمُوْۤا	اَنَّكُمْ	غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ	وَ
تمہارے لئے	اور	اگر	تم منہ پھیرو	تو جان لو	کہ تم	اللہ کو عاجز کرسکنے والے نہیں	اور

بہتر ہے اور اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور

بَشِّرِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۳ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ

بَشِّرِ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۳	اِلَّا	الَّذِیْنَ
خوشخبری سنادو	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	دردناک عذاب کی	مگر	وہ لوگ جن سے

کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ ○ مگر وہ مشرکین

معاہدے کے پابند مشرکوں کے ساتھ معاہدہ پورا کرنے کا حکم

=معاہدہ تھا لیکن چند مشرکوں کے سوا سب نے معاہدہ توڑ دیا تو ان عہد شکنوں کا معاہدہ ساقط کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ چار مہینے وہ امن کے ساتھ جہاں چاہیں گزاریں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا، اس عرصہ میں انہیں موقع ہے کہ خوب سوچ سمجھ لیں کہ ان کے لئے کیا بہتر ہے اور اپنی احتیاطیں کرلیں۔

[1]...... ”عمرہ“ حج اصغر ہے اور ”حج“ حجِ اکبر ہے۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ جب یومِ عرفہ جمعہ کے دن ہو تو وہ حجِ اکبر ہوتا ہے۔ یہ کہنا بھی غلط نہیں کیونکہ مفسرین اور محدثین کی ایک تعداد نے اس دن پر ”حجِ اکبر“ کا اطلاق کیا ہے۔

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْــًٔا وَّ

عٰهَدْتُّمْ (1)	مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ	ثُمَّ	لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ	شَيْــًٔا	وَّ
تم نے معاہدہ کیا	مشرکوں میں سے	پھر	انہوں نے کمی نہ کی تمہارے (عہد میں)	کچھ	اور

جن سے تمہارا معاہدہ تھا پھر انہوں نے تمہارے معاہدے میں کوئی کمی نہیں کی اور

لَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ

لَمْ يُظَاهِرُوْا	عَلَيْكُمْ	اَحَدًا	فَاَتِمُّوْۤا	اِلَيْهِمْ	عَهْدَهُمْ
مدد نہیں کی	تم پر (تمہارے خلاف)	کسی ایک (کی)	تو تم پورا کرو	ان کی طرف	ان کا عہد

تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد نہیں کی تو ان کا معاہدہ ان کی مقررہ مدت تک

اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۴ فَاِذَا انْسَلَخَ

اِلٰى مُدَّتِهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِيْنَ ۝۴	فَاِذَا	انْسَلَخَ
ان کی مدت تک	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	پرہیزگاروں (سے)	پھر جب	گزر جائیں

پورا کرو، بیشک اللہ پرہیزگاروں سے محبت فرماتا ہے ○ پھر جب حرمت والے مہینے

امان کے مہینے گزرنے کے بعد مشرکین سے جنگ کا حکم

الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ خُذُوْهُمْ وَ

الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ	فَاقْتُلُوا	الْمُشْرِكِيْنَ	حَيْثُ	وَجَدْتُّمُوْهُمْ (2)	وَ	خُذُوْهُمْ	وَ
حرمت والے مہینے	تو تم قتل کرو	مشرکوں (کو)	جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	پکڑ لو انہیں	اور

گزر جائیں تو مشرکوں کو مارو جہاں تم انہیں پاؤ اور انہیں پکڑ لو اور

احْصُرُوْهُمْ وَ اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَ

احْصُرُوْهُمْ	وَ	اقْعُدُوْا	لَهُمْ	كُلَّ مَرْصَدٍ	فَاِنْ	تَابُوْا	وَ
قید کر لو انہیں	اور	(تاک میں) بیٹھو	ان کی	ہر گھات کی جگہ (پر)	پھر اگر	وہ توبہ کر لیں	اور

قید کر لو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں اور

(1)......اس سورت کے شروع میں چونکہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ آئندہ چار ماہ تک کافروں سے معاہدے برقرار رہیں گے اور اس کے بعد ختم، اب یہاں فرمایا گیا کہ جن لوگوں کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے اور وہ معاہدے کے پابند ہیں اور انہوں نے معاہدے کو اس کی شرطوں کے ساتھ پورا کیا ہے تو تم بھی ان سے معاہدہ پورا کرو اور چار مہینے پر معاہدہ ختم ہو جانے کا حکم ان کیلئے نہیں ہے۔ یہ لوگ بنی ضمرہ تھے جو کنانہ کا ایک قبیلہ ہے اور ان کی مدت کے نو مہینے باقی رہے تھے۔ (2)......یہاں یہ حکم نہیں دیا جا رہا ہے کہ کافروں کو جنگ کے دوران یا جنگ کے علاوہ جہاں کافر نظر آ جائے بہر صورت اسے قتل کر دیا جائے بلکہ یہاں صرف دورانِ جہاد قتل کرنے=

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَوُا	الزَّكٰوةَ	فَخَلُّوْا	سَبِيْلَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ
قائم رکھیں	نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	تو چھوڑ دو	ان کا راستہ	بیشک	اللہ

نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو، بیشک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۵ وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ

غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۵	وَ	اِنْ	اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ	اسْتَجَارَكَ
بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	اگر	مشرکوں میں سے کوئی ایک	پناہ مانگے تم سے

بخشنے والا مہربان ہے ۝ اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے

فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ

فَاَجِرْهُ[1]	حَتّٰى	يَسْمَعَ	كَلٰمَ اللّٰهِ	ثُمَّ	اَبْلِغْهُ	مَاْمَنَهٗ
تو تم پناہ دے دو اسے	یہاں تک کہ	وہ سنے	اللہ کا کلام	پھر	تم پہنچا دو اسے	اس کی امن کی جگہ

تو اسے پناہ دو حتّٰی کہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۶ ع كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَعْلَمُوْنَ ۶	كَيْفَ	يَكُوْنُ	لِلْمُشْرِكِيْنَ
یہ	(اس) لیے کہ وہ	لوگ	علم نہیں رکھتے	کیسے	ہو گا	مشرکوں کے لئے

یہ اس لیے کہ وہ نادان لوگ ہیں ۝ اللہ اور اس کے رسول کے پاس

عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ

عَهْدٌ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	عِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ	اِلَّا	الَّذِيْنَ
کوئی عہد	اللہ کے پاس	اور	اس کے رسول کے پاس	سوائے	ان لوگوں کے جن سے

مشرکوں کے لئے کوئی عہد کیسے ہو گا؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے

پناہ کے طلبگار مشرک کو پناہ دینے کا حکم

معاہدے پر قائم مشرکوں کے علاوہ کسی کا عہد نہیں

ع ۲

=کا حکم ہے۔ بہت سے اسلام دشمن لوگ اس طرح کی آیات سے غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگوں کی مکاریوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

1 ......اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے: (1) جس کافر کو امان دی گئی وہ ذمی کافر کی طرح دار الاسلام میں محفوظ ہے کہ نہ اسے قتل کیا جائے گا اور نہ اس کا مال چھینا جائے گا۔ (2) جس کافر کو امان دی گئی اسے ہمیشہ دار الاسلام میں رہنے کی اجازت نہیں۔ (3) اگر وہ مومن یا ذمی نہ بنے تو امن کی مدت گزر جانے کے بعد اسے سلامتی کے ساتھ دار الاسلام سے نکال دیا جائے۔ (4) جس کافر کو امان دی گئی اسے اسلام کی تبلیغ کی جائے شاید وہ ایمان لے آئے۔ اِسی آیت سے=

عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ

عٰهَدْتُّمْ	عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	فَمَا	اسْتَقَامُوْا	لَكُمْ
تم نے معاہدہ کیا	مسجد حرام کے نزدیک	تو جب تک	وہ (عہد پر) قائم رہیں	تمہارے لیے

تم نے مسجد حرام کے نزدیک معاہدہ کیا تو جب تک وہ تمہارے لیے عہد پر قائم رہیں

فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٧

فَاسْتَقِيْمُوْا	لَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِيْنَ ۝
تو تم قائم رہو	ان کے لیے	بیشک	اللّٰہ	محبت فرماتا ہے	پرہیز گاروں (سے)

تو تم ان کے لیے قائم رہو۔ بیشک اللّٰہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے ۝

کفار کا مسلمانوں کے ساتھ گھٹیا رویہ

كَيْفَ وَ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا

كَيْفَ	وَ	اِنْ	يَّظْهَرُوْا	عَلَيْكُمْ	لَا يَرْقُبُوْا[1]
کیسے (ہوگا ان کے لئے عہد)	اور (حالانکہ)	اگر	غالب آجائیں	تم پر	(تو) وہ لحاظ نہیں کریں گے

بھلا کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اگر وہ تم پر غالب آجائیں تو تمہارے بارے میں

فِيْكُمْ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةًؕ يُرْضُوْنَكُمْ

فِيْكُمْ	اِلًّا	وَّ	لَا	ذِمَّةً	يُرْضُوْنَكُمْ
تمہارے بارے میں	کسی رشتہ داری (کا)	اور	نہ	کسی عہد (کا)	وہ راضی کرتے ہیں تمہیں

نہ کسی رشتے داری کا لحاظ کریں گے اور نہ ہی کسی معاہدے کا۔ وہ تمہیں اپنے منہ سے

بِاَفْوَاهِهِمْ وَ تَاْبٰى قُلُوْبُهُمْۚ وَ اَكْثَرُهُمْ

بِاَفْوَاهِهِمْ	وَ	تَاْبٰى	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اَكْثَرُهُمْ
اپنے مونہوں سے	اور	انکار کرتے ہیں	ان کے دل	اور	ان میں اکثر

راضی کرتے ہیں اور ان کے دل انکار کرتے ہیں اور ان میں اکثر

=ایک بات یہ بھی سمجھ آتی ہے کہ کفار کیلئے تبلیغِ دین کے زیادہ سے زیادہ مواقع مہیا کرنا چاہئیں کہ وہ اسلام کو سن، دیکھ اور سمجھ کر اس کی طرف مائل ہوں۔

1...... کفار کا یہ حال عام طور پر رہا ہے کہ وہ مسلمان کے مقابلے میں نہ قرابتداری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ معاہدے کا بلکہ جب کبھی موقع ملتا ہے تو کوئی بہانہ بنا کر عہد شکنی کر دیتے ہیں جیسا کہ آج کے زمانے میں بھی کفار کی حکومتوں کا مسلمانوں کے ساتھ رویہ دیکھا جا سکتا ہے اور ان کا حال تو اپنی جگہ لیکن افسوس تو اس بات کا بھی ہے کہ یہ سب کچھ جاننے، دیکھنے اور سمجھنے کے باوجود مسلمان عبرت حاصل نہیں کرتے اور مسلمانوں کی جگہ کفار سے معاہدے کو ترجیح دیتے ہیں=

فٰسِقُوْنَ ۞ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا

ثَمَنًا قَلِيْلًا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	اِشْتَرَوْا	فٰسِقُوْنَ ۞
تھوڑی قیمت	اللہ کی آیتوں کے بدلے	انہوں نے خرید لی	نافرمانی کرنے والے (ہیں)

نافرمان ہیں ○ انہوں نے اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت لے لی

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٩

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٩	مَا	سَآءَ	اِنَّهُمْ	عَنْ سَبِيْلِهٖ	فَصَدُّوْا
وہ عمل کرتے تھے	جو	بہت برا ہے	بیشک وہ (لوگ)	اس کے راستے سے	تو انہوں نے روکا

اور اس کے راستے سے روکا۔ بے شک یہ بہت برے عمل کرتے ہیں ○

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ

ذِمَّةً	لَا	وَّ	اِلًّا	فِيْ مُؤْمِنٍ	لَا يَرْقُبُوْنَ
کسی عہد (کا)	نہ	اور	رشتہ داری (کا)	کسی مسلمان کے بارے میں	وہ لحاظ نہیں کرتے

کسی مسلمان کے بارے میں نہ رشتے داری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ کسی معاہدے کا

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝١٠ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا

اَقَامُوا	وَ	تَابُوْا (١)	فَاِنْ	الْمُعْتَدُوْنَ ۝١٠	هُمُ	اُولٰٓئِكَ	وَ
قائم رکھیں	اور	وہ توبہ کرلیں	پھر اگر	سرکشی کرنے والے (ہیں)	وہی	یہ لوگ	اور

اور یہی لوگ سرکش ہیں ○ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم رکھیں

الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَ

وَ	فِي الدِّيْنِ	فَاِخْوَانُكُمْ	الزَّكٰوةَ	اٰتَوُا	وَ	الصَّلٰوةَ
اور	دین میں	تو (وہ) تمہارے بھائی (ہیں)	زکوٰۃ	ادا کریں	اور	نماز

اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دین میں بھائی ہیں اور

شرک سے توبہ کرلینے والے مسلمانوں کے دینی بھائی ہیں

= اگرچہ اس میں انہیں کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔

1 ...... یعنی اگر وہ مشرکین شرک سے توبہ کرکے مسلمان ہوجائیں اور فرض نمازیں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے اسلامی بھائی ہیں ان کے لئے بھی وہی احکام ہیں جو تمہارے لئے ہیں۔

عہد شکنی اور دین میں طعنہ زنی کرنے والوں سے جنگ کا حکم

نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ اِنْ

نُفَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	لِقَوْمٍ	یَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	اِنْ
ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لیے	(جو) جانتے ہیں	اور	اگر

ہم جاننے والوں کے لیے تفصیل سے آیتیں بیان کرتے ہیں ○ اور اگر

نَّكَثُوْٓا اَیْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ

نَّكَثُوْٓا	اَیْمَانَهُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ	وَ	طَعَنُوْا [1]	فِیْ دِیْنِكُمْ
وہ توڑ دیں	اپنی قسمیں	اپنے عہد کے بعد	اور	طعنہ زنی کریں	تمہارے دین میں

معاہدہ کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں

فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ

فَقَاتِلُوْٓا	اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ	اِنَّهُمْ	لَاۤ	اَیْمَانَ	لَهُمْ	لَعَلَّهُمْ
تو لڑو	کفر کے پیشواؤں (سے)	بیشک وہ	نہیں	کوئی قسم	ان کے لئے	(ان سے لڑو) تاکہ وہ

تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو، بیشک ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں (ان سے لڑو) تاکہ یہ

کفار سے جہاد کی ترغیب

یَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَیْمَانَهُمْ وَ

یَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾	اَلَا تُقَاتِلُوْنَ	قَوْمًا	نَّكَثُوْٓا	اَیْمَانَهُمْ	وَ
باز آجائیں	کیا تم نہیں لڑو گے	(اس) قوم (سے)	(جنہوں نے) توڑ دیں	اپنی قسمیں	اور

باز آئیں ○ کیا تم اس قوم سے نہیں لڑو گے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑیں اور

هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَ هُمْ بَدَءُوْكُمْ

هَمُّوْا	بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ	وَ	هُمْ	بَدَءُوْكُمْ
انہوں نے ارادہ کیا	رسول کو نکالنے کا	اور (حالانکہ)	وہ	انہوں نے ابتداء کی تم سے

رسول کو نکالنے کا ارادہ کیا حالانکہ پہلی مرتبہ انہوں نے ہی تم سے

[1] ...... مشرکین سے کیا گیا معاہدہ قائم رہنے کی ایک صورت یہ ہے کہ وہ ہمارے دین پر اعلانیہ طعنہ زنی نہ کریں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یا قرآن یا اسلام یا ضروریاتِ دین مثلاً نماز و حج وغیرہ کی توہین کریں یا ان پر طعنہ زنی کریں تو ان کا معاہدہ ختم اور ان کے خلاف جنگ کی جائے گی۔

مجاہدین سے مدد و غلبے کا وعدہ

اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ

اَوَّلَ مَرَّةٍ (1)	اَتَخْشَوْنَهُمْ	فَاللّٰهُ	اَحَقُّ	اَنْ	تَخْشَوْهُ (2)	اِنْ
پہلی مرتبہ	کیا تم ڈرتے ہو ان سے	تو اللہ	زیادہ حقدار (ہے)	کہ	تم ڈرو اس سے	اگر

ابتداء کی تھی تو کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ پس اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾	قَاتِلُوْهُمْ	يُعَذِّبْهُمُ	اللّٰهُ	بِاَيْدِيْكُمْ	وَ
تم ہو	ایمان والے	تم لڑو ان سے	عذاب دے گا انہیں	اللہ	تمہارے ہاتھوں سے	اور

ایمان رکھتے ہو۔ تم ان سے لڑو، اللہ تمہارے ہاتھوں سے انہیں عذاب دے گا اور

يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ

يُخْزِهِمْ	وَ	يَنْصُرْكُمْ	عَلَيْهِمْ	وَ	يَشْفِ
ذلیل ورسوا کرے گا انہیں	اور	مدد کرے گا تمہاری	ان پر (کے خلاف)	اور	راحت پہنچائے گا

انہیں ذلیل ورسوا کرے گا اور ان کے خلاف تمہاری مدد فرمائے گا اور ایمان والوں کے

بعض کفار کے تائب ہونے کی خبر

صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾ وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ

صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾ (3)	وَ	يُذْهِبْ	غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ
مسلمان لوگوں کے سینوں کو	اور	دور کردے گا	ان کے دلوں کا غصہ، گھٹن

دلوں کو ٹھنڈا کردے گا۔ اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا

وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ

وَ	يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ
اور	اللہ توبہ قبول فرماتا ہے	جس کی	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	علم والا

اور اللہ جس پر چاہتا ہے اپنی رحمت سے رجوع فرماتا ہے اور اللہ علم والا،

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین و ایذاء، مسلمانوں سے عہد شکنی اور شر و فساد کی ابتداء کرنا کفار کی وہ غلطی ہے جس کی سزا انہیں ملنی چاہئے۔ (2)...... ایمانِ کامل کا تقاضا یہ ہے کہ مومن اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے ڈرے اور نہ اس کے علاوہ کسی کی پرواہ کرے۔ (3)...... تاریخ شاہد ہے کہ اس آیت میں کیے گئے سارے وعدے اللہ تعالیٰ نے پورے فرمائے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئی ساری خبریں سچ ثابت ہوئیں۔ نیز اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار سے اپنا بدلہ لینا جس سے مسلمانوں کے دلوں کا رنج نکلے جائز ہے بلکہ بعض اوقات بدلہ لینا ضروری ہے مگر ظلم و زیادتی نہ ہو۔

ایمان کا امتحان لیا جاتا ہے

حَكِيْمٌ ﴿١٥﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا

حَكِيْمٌ ﴿١٥﴾	اَمْ	حَسِبْتُمْ	اَنْ	تُتْرَكُوْا	وَ	لَمَّا
حکمت والا (ہے)	کیا	تم نے گمان کرلیا	کہ	تمہیں چھوڑ دیا جائے گا	اور (حالانکہ)	ابھی

حکمت والا ہے ○ کیا تم نے یہ گمان کرلیا کہ تمہیں ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا حالانکہ ابھی

يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ

يَعْلَمِ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	جٰهَدُوْا	مِنْكُمْ	وَ
پہچان نہیں کروائی	اللہ (نے)	ان لوگوں کی جنہوں نے	(اخلاص کے ساتھ) جہاد کیا	تم میں سے	اور

اللہ نے ان لوگوں کی پہچان نہیں کروائی جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں اور

لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ

لَمْ يَتَّخِذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	لَا	رَسُوْلِهٖ	وَ	لَا	الْمُؤْمِنِيْنَ
انہوں نے نہیں بنایا	اللہ کے علاوہ	اور	نہ	اس کے رسول	اور	نہ	ایمان والوں (کے علاوہ)

وہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کے علاوہ کسی کو اپنا رازدار

کفار کو مسجدیں آباد کرنے کا کوئی حق نہیں

ع ۸ / ۲

وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ؑ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ

وَلِيْجَةً	وَ	اللّٰهُ	خَبِيْرٌۢ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ (1)	مَا كَانَ	لِلْمُشْرِكِيْنَ
کوئی رازدار	اور	اللہ	خبردار (ہے)	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	نہیں ہے	مشرکوں کے لئے

نہیں بنایا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ○ مشرکوں کو کوئی حق نہیں

اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ

اَنْ	يَّعْمُرُوْا	مَسٰجِدَ اللّٰهِ (2)	شٰهِدِيْنَ	عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ	بِالْكُفْرِ
کہ	وہ آباد کریں	اللہ کی مسجدیں	(جبکہ یہ) گواہی دینے والے (ہیں)	اپنی جانوں پر	کفر کی

کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جبکہ یہ خود اپنے کفر کے گواہ ہیں،

(1)...... اللہ تعالیٰ لوگوں کی نیتوں اور ان کے مقاصد سے خبردار ہے اور ان میں سے کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں، لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی نیت درست رکھنے پر خوب توجہ دے۔ (2)...... یہاں مسجدوں سے بطورِ خاص مسجدِ حرام، کعبۂ معظمہ مراد ہے اور اس کو جمع کے صیغے سے اس لئے ذکر فرمایا کہ وہ تمام مسجدوں کا قبلہ اور امام ہے تو اسے آباد کرنے والا ایسا ہے جیسے تمام مسجدوں کو آباد کرنے والا، نیز مسجدِ حرام شریف کا ہر بقعہ مسجد ہے اس لئے یہاں جمع کا صیغہ ذکر کیا گیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسجد سے مراد جنسِ مسجد ہے یعنی جو بھی مسجد ہو کافروں کو اسے آباد کرنے کی اجازت نہیں اور اس صورت میں =

مسجدیں آباد کرنے کے مستحق با عمل مومن ہیں

أُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّمَا

اُولٰٓئِكَ	حَبِطَتْ[1]	اَعْمَالُهُمْ	وَ	فِي النَّارِ	هُمْ	خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾	اِنَّمَا
یہ لوگ	برباد ہوگئے	ان کے اعمال	اور	آگ میں	وہ	ہمیشہ رہنے والے (ہیں)	صرف

ان کے تمام اعمال برباد ہیں اور یہ ہمیشہ آگ ہی میں رہیں گے ○ اللہ کی

يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ

يَعْمُرُ[2]	مَسٰجِدَ اللّٰهِ	مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ
آباد کرتا ہے	اللہ کی مسجدیں	وہ جو	ایمان لایا	اللہ پر	اور	آخرت کے دن (پر)	اور

مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور

اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى

اَقَامَ	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَى	الزَّكٰوةَ	وَ	لَمْ يَخْشَ	اِلَّا	اللّٰهَ	فَعَسٰٓى
اس نے قائم کی	نماز	اور	ادا کی	زکوٰۃ	اور	نہیں ڈرتا	مگر	اللہ (سے)	تو قریب ہے

نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو عنقریب

ایمان کے بغیر نیک عمل بیکار ہیں

أُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ

اُولٰٓئِكَ	اَنْ	يَّكُوْنُوْا	مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾	اَجَعَلْتُمْ[3]	سِقَايَةَ الْحَآجِّ
یہ لوگ	کہ	ہوں گے	ہدایت والوں میں سے	کیا تم نے ٹھہرا دیا	حاجیوں کو پانی پلانے

یہ لوگ ہدایت والوں میں سے ہوں گے ○ تو کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے (والے) کو

وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَ	عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	كَمَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اور	مسجد حرام کی خدمت کرنے (والے کو)	(اس) جیسا جو	ایمان لایا	اللہ اور آخرت کے دن پر

اور مسجدِ حرام کی خدمت کرنے (والے) کو اس شخص کے برابر ٹھہرا لیا جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا

=کعبۂ معظمہ بھی اسی میں داخل ہے کیونکہ وہ تو تمام مسجدوں کا سردار ہے۔

1...... کفار کے اچھے اعمال جیسے مساجد کی خدمت، مسافر خانہ، کنوئیں وغیرہ بنانا سب برباد ہیں کسی پر کوئی ثواب نہیں کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی عمل معتبر نہیں۔ 2...... مسجدیں آباد کرنے کے مستحق مؤمنین ہیں، مسجدوں کو آباد کرنے میں یہ امور بھی داخل ہیں۔ جھاڑو دینا، صفائی کرنا، روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں، مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی=

وَ جٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ

وَ	جٰهَدَ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	لَا يَسْتَوٗنَ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
اور	اس نے جہاد کیا	اللہ کی راہ میں	وہ برابر نہیں ہیں	اللہ کے نزدیک	اور	اللہ

اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں اور اللہ

مومن مہاجر مجاہد کے فضائل

وقف لازم

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا

لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾	اَلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	هَاجَرُوْا
ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے ہجرت کی

ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ وہ جنہوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی

وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً

وَ	جٰهَدُوْا[1]	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ	اَعْظَمُ دَرَجَةً
اور	جہاد کیا	اللہ کی راہ میں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	(ان کا) بہت بڑا درجہ (ہے)

اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک ان کا

مومن مہاجر مجاہد کے لئے بشارتیں

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾	يُبَشِّرُهُمْ
اللہ کے نزدیک	اور	یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہیں)	بشارت دیتا ہے انہیں

بہت بڑا درجہ ہے اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ○ ان کا رب

رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ

رَبُّهُمْ	بِرَحْمَةٍ	مِّنْهُ	وَ	رِضْوَانٍ	وَّ	جَنّٰتٍ
ان کا رب	رحمت کی	اپنی طرف سے	اور	رضامندی، خوشنودی	اور	باغوں (کی)

انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور باغوں کی بشارت دیتا ہے،

= ذکر میں داخل ہے۔ 3...... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ کفار کے اعمال کو مومنین کے اعمال سے کچھ نسبت نہیں کیونکہ کافر کے اعمال رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سبیل لگائیں یا مسجدِ حرام کی خدمت کریں، ان کے اعمال کو مومن کے اعمال کے برابر قرار دینا ظلم ہے۔

1...... جہاد کی تین صورتیں ہیں۔ (1) فقط جان سے جہاد کرنا جیسے مساکین کرتے تھے۔ (2) فقط مال سے جہاد کرنا جیسے معذور مالدار مومنوں کا عمل کہ غازی کو گھوڑا وغیرہ دے دیتے تھے۔ (3) جان و مال دونوں سے جہاد کرنا۔ جیسا کہ غنی قادر مسلمان جو کہ دوسرے مسکین غازیوں کو سامان بھی دیتے اور خود بھی میدان =

لَهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

لَهُمْ	فِيْهَا	نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَاۤ	اَبَدًا	اِنَّ	اللّٰهَ
ان کے لئے	ان میں	دائمی نعمتیں (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	ہمیشہ	بیشک	اللہ

ان کے لئے ان باغوں میں دائمی نعمتیں ہیں ○ وہ ہمیشہ ہمیشہ ان جنتوں میں رہیں گے بیشک اللہ

عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا

عِنْدَهٗۤ	اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْۤا (1)
اس کے پاس	بہت بڑا ثواب (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ بناؤ

کے پاس بہت بڑا اجر ہے ○ اے ایمان والو! اپنے

اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ

اٰبَآءَكُمْ	وَ	اِخْوَانَكُمْ	اَوْلِيَآءَ	اِنِ اسْتَحَبُّوا	الْكُفْرَ	عَلَى الْاِيْمَانِ
اپنے باپ دادا	اور	اپنے بھائیوں (کو)	دوست	اگر وہ پسند کریں	کفر (کو)	ایمان پر

باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں

وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ اِنْ

وَ	مَنْ	يَّتَوَلَّهُمْ	مِّنْكُمْ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾	قُلْ	اِنْ
اور	جو	دوستی کرے گا ان سے	تم میں سے	تو یہ لوگ	وہی	ظالم (ہیں)	تم کہو	اگر

اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں ○ تم فرماؤ: اگر

كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ

كَانَ	اٰبَآؤُكُمْ	وَ	اَبْنَآؤُكُمْ	وَ	اِخْوَانُكُمْ	وَ	اَزْوَاجُكُمْ	وَ
ہوں	تمہارے باپ دادا	اور	تمہارے بیٹے	اور	تمہارے بھائی	اور	تمہاری بیویاں	اور

تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور

کافر رشتہ داروں کو دوست بنانے کی ممانعت اور وعید

اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت سب پر مقدم ہونی چاہیے

=میں جاتے تھے اور ان کے اپنے جانے پر بھی خرچہ ہوتا۔

1 ......جب مسلمانوں کو مشرکین سے ترکِ موالات کا حکم دیا گیا تو بعض لوگوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ بھائی وغیرہ قرابت داروں سے ترکِ تعلق کرے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار سے موالات یعنی قلبی محبت کا تعلق جائز نہیں، چاہے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں یعنی کافروں، بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ دوستانہ میل جول، رسم وراہ، مودت ومحبت اُن کی ہاں میں ہاں ملانا اُن کی خوشامد میں رہنا سب ممنوع ہے۔

عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ﰳاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ

عَشِيْرَتُكُمْ	وَ	اَمْوَالُ ﰳاقْتَرَفْتُمُوْهَا	وَ	تِجَارَةٌ	تَخْشَوْنَ
تمہارا خاندان	اور	(وہ) مال تم نے کمایا انہیں	اور	(وہ) تجارت	تم ڈرتے ہو

تمہارا خاندان اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان سے

كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ

كَسَادَهَا	وَ	مَسٰكِنُ	تَرْضَوْنَهَآ	اَحَبَّ	اِلَيْكُمْ
اس کے نقصان (سے)	اور	(وہ) مکانات	تم پسند کرتے ہو انہیں	(یہ سب) زیادہ محبوب (ہوں)	تمہیں

تم ڈرتے ہو اور تمہارے پسندیدہ مکانات تمہیں اللہ اور اس کے رسول

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ	جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ	فَتَرَبَّصُوْا (1)	حَتّٰى
اللہ اور اس کے رسول سے	اور	اس کی راہ میں جہاد کرنے (سے)	تو انتظار کرو	یہاں تک کہ

اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ

غزوۂ حنین کا بیان

ع ۹ ٢

يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۟۲۴ ع لَقَدْ

يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۲۴	لَقَدْ
اللہ اپنا حکم لائے	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	نافرمان لوگوں (کو)	ضرور بیشک

اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ○ بیشک

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ

نَصَرَكُمُ	اللّٰهُ	فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ	وَّ	يَوْمَ حُنَيْنٍ (2)	اِذْ
مدد کی تمہاری	اللہ (نے)	بہت سے مقامات میں	اور	حنین کے دن	جب

اللہ نے بہت سے مقامات میں تمہاری مدد فرمائی اور حنین کے دن کو یاد کرو جب

(1)......اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فتاوی رضویہ، جلد 30، صفحہ 310 پر فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز، کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز، اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو، وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے۔

(2)......"حنین" مکہ اور طائف کے درمیان ایک مقام کا نام ہے اور یہاں لڑی گئی جنگ کو "غزوۂ حنین" کہتے ہیں، تاریخِ اسلام میں اس جنگ کا دوسرا نام "غزوۂ ہوازن" بھی ہے اس لئے کہ اس لڑائی میں "بنی ہوازن" سے مقابلہ ہوا تھا۔

اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْــٴًـا

اَعْجَبَتْكُمْ (1)	كَثْرَتُكُمْ	فَلَمْ تُغْنِ	عَنْكُمْ	شَيْــٴًـا
خود پسندی میں مبتلا کردیا تمہیں	تمہاری کثرت (نے)	پس اس نے فائدہ نہ دیا	تم سے (تمہیں)	کچھ

تمہاری کثرت نے تمہیں خود پسندی میں مبتلا کردیا تو یہ کثرت تمہارے کسی کام نہ آئی

وَّ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ

وَّ	ضَاقَتْ	عَلَيْكُمُ	الْاَرْضُ	بِمَا رَحُبَتْ	ثُمَّ	وَلَّيْتُمْ
اور	تنگ ہوگئی	تمہارے اوپر	زمین	اپنی وسعت کے باوجود	پھر	تم واپس لوٹے

اور تم پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ پھیر کر

مُّدْبِرِيْنَ ۲۵ ج ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ

مُّدْبِرِيْنَ ۲۵	ثُمَّ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	سَكِيْنَتَهٗ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	وَ
پیٹھ پھیرتے ہوئے	پھر	نازل فرمائی	اللہ (نے)	اپنی تسکین	اپنے رسول پر	اور

بھاگ گئے ○ پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور اہلِ ایمان پر اپنی تسکین

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (2)	وَ	اَنْزَلَ	جُنُوْدًا	لَّمْ تَرَوْهَا	وَ	عَذَّبَ
ایمان والوں پر	اور	اس نے اتارے	لشکر	تم نے نہ دیکھا انہیں	اور	عذاب دیا

نازل فرمائی اور اس نے ایسے لشکر اتارے جو تمہیں دکھائی نہیں دیتے تھے اور اس نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۲۶ ثُمَّ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	ذٰلِكَ	جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۲۶	ثُمَّ
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	اور	یہی	کافروں کی سزا (ہے)	پھر

کافروں کو عذاب دیا اور کافروں کی یہی سزا ہے ○ پھر

1 ...... غزوۂ حنین کے موقع پر اسلامی افواج کی کثرت اور اس کے جاہ وجلال کو دیکھ کر بعض نئے مسلمان ہونے والوں کی زبان سے فخریہ کلمہ نکل گیا جس کا یہ انجام ہوا کہ ہوازن اور ثقیف قبائل کے پہلے ہی سخت حملے کی تاب نہ لا کر نو مسلم اور لشکرِ اسلام میں شامل ہونے والے کفارِ مکہ ایک دم سر پر پیر رکھ کر بھاگ نکلے اور ان کی بھگدڑ دیکھ کر انصار و مہاجرین کے بھی پاؤں اکھڑ گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خود پسندی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے، لہٰذا اپنے ہر کمال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل سمجھنا چاہئے نہ کہ اپنے زورِ بازو کا نتیجہ۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ جنگِ حنین میں بھاگ جانے والے مسلمان مومن ہی رہے، ان کی معافی ہوگئی، ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سکینہ اتارا۔

يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ
اس کے بعد اللہ توبہ کی توفیق دے گا	جسے	وہ چاہے گا	اور	اللہ	بخشنے والا

اس کے بعد اللہ جسے چاہے گا توبہ کی توفیق دے گا اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ

رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنَّمَا	الْمُشْرِكُوْنَ	نَجَسٌ (1)
مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	بیشک	مشرکین	بالکل ناپاک (ہیں)

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! مشرک بالکل ناپاک ہیں

فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ

فَلَا يَقْرَبُوا (2)	الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ	بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا	وَ	اِنْ	خِفْتُمْ
تو وہ قریب نہ آنے پائیں	مسجد حرام (کے)	اپنے اس سال کے بعد	اور	اگر	تمہیں ڈر ہو

تو اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں اور اگر تمہیں

عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ

عَيْلَةً	فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖۤ	اِنْ	شَآءَ (3)
محتاجی، تنگدستی (کا)	تو عنقریب دولت مند کردے گا تمہیں	اللہ	اپنے فضل سے	اگر	اس نے چاہا

محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ اپنے فضل سے اگر چاہے گا تو تمہیں دولت مند کردے گا

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾	قَاتِلُوْا	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ
بیشک	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	لڑتے رہو	ان لوگوں سے جو	ایمان نہیں لاتے

بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے ○ وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی

مشرکین کو مسجد حرام میں آنے کی ممانعت

جزیہ کا حکم

═اب جو ان پر اعتراض کرے وہ ان آیات کا مخالف ہے، نیز یہ بھاگ جانے والے ہی واپس ہوئے اور انہوں نے معرکہ فتح کیا لہٰذا یہ فتح، گزشتہ خطا کا کفارہ ہوگئی۔

1 ...... یہاں مشرکین کو باطن کے اعتبار سے ناپاک قرار دیا گیا ہے کہ وہ کفر و شرک کی نجاست سے آلودہ ہیں۔ 2 ...... اس آیت میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ اِس سال یعنی سَن 9 ہجری کے بعد مشرکین مسجدِ حرام کے قریب نہ آنے پائیں، نہ حج کے لئے نہ عمرہ کے لئے۔ یہاں اصلِ حکم مسجدِ حرام شریف میں آنے سے روکنے کا ہے اور بقیہ دنیا بھر کی مساجد میں آنے کے متعلق بھی حکم یہ ہے کہ کفار مسجدوں میں نہیں آسکتے، خصوصاً کفار کو بطورِ غلبہ کے مسجد میں لانا شدید═

بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا

بِاللّٰهِ	وَ	لَا	بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	لَا يُحَرِّمُوْنَ	مَا
اللہ پر	اور	نہ	آخرت کے دن پر	اور	حرام قرار نہیں دیتے	جسے

ان میں سے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی آخرت کے دن پر اور نہ وہ ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں

حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ

حَرَّمَ	اللّٰهُ	وَ	رَسُوْلُهٗ	وَ	لَا يَدِيْنُوْنَ	دِيْنَ الْحَقِّ
حرام کیا	اللہ	اور	اس کے رسول (نے)	اور	قبول نہیں کرتے	سچا دین

جنہیں اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور نہ وہ سچے دین پر چلتے ہیں

مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ

مِنَ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	حَتّٰى	يُعْطُوا	الْجِزْيَةَ[1]
ان لوگوں میں سے جنہیں	دی گئی	کتاب	یہاں تک کہ	وہ دیں	جزیہ

ان سے جہاد کرتے رہو حتّٰی کہ وہ ذلیل ہو کر

عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ

عَنْ يَّدٍ	وَّ	هُمْ	صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	قَالَتِ	الْيَهُوْدُ
(اپنے) ہاتھ سے	اور (اس حال میں کہ)	وہ	ذلیل (ہوں)	اور	کہا	یہودیوں (نے)

اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں ○ اور یہودیوں نے کہا:

عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ	وَ	قَالَتِ	النَّصٰرَى	الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ	ذٰلِكَ
عزیر اللہ کا بیٹا (ہے)	اور	کہا	عیسائیوں (نے)	مسیح اللہ کا بیٹا (ہے)	یہ

عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائیوں نے کہا: مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ

یہودیوں اور عیسائیوں کی بے دینی کی تفصیل

ع ۵ ۱۰

حرام ہے۔ 3 ...... یہ فرما کر اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ بندے کو طلبِ خیر اور دفعِ آفات کے لئے ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ رہنا اور تمام امور کو اسی کی مشیت سے متعلق جاننا چاہئے۔

1 ...... اسلامی سلطنت کی جانب سے ذمی کافروں پر جو مال مقرر کیا جاتا ہے اسے جزیہ کہتے ہیں۔ عرب کے مشرکین سے جزیہ قبول نہیں کیا جائے گا، ان کیلئے صرف دو ہی صورتیں ہیں قبولِ اسلام یا جنگ، بقیہ دنیا بھر کے کافروں سے جزیہ پر صلح ہو سکتی ہے۔

قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ	يُضَاهِـُٔوْنَ	قَوْلَ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
ان کا اپنے مونہوں سے کہنا (ہے)	وہ مشابہت کرتے ہیں	ان لوگوں کی بات سے جنہوں نے	کفر کیا

ان کی اپنے منہ سے کہی ہوئی بات ہے، یہ پہلے کے کافروں جیسی بات

مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوْٓا

مِنْ قَبْلُ	قٰتَلَهُمُ	اللّٰهُ	اَنّٰى	يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾	اِتَّخَذُوْٓا
(ان) سے پہلے	مارے انہیں	اللہ	کہاں	وہ اوندھے جاتے ہیں	انہوں نے بنالیا

کرتے ہیں۔ اللہ انہیں مارے، کہاں اوندھے جاتے ہیں؟○ انہوں نے

اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ

اَحْبَارَهُمْ	وَ	رُهْبَانَهُمْ	اَرْبَابًا[1]	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ
اپنے پادریوں	اور	اپنے درویشوں (کو)	رب	اللہ کے سوا	اور

اپنے پادریوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنالیا اور

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ	وَ	مَآ اُمِرُوْٓا	اِلَّا	لِيَعْبُدُوْٓا
مریم کے بیٹے مسیح (کو بھی)	اور (حالانکہ)	انہیں حکم نہیں دیا گیا	مگر	یہ کہ وہ عبادت کریں

مسیح بن مریم (کو بھی) حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک معبود کی

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا

اِلٰهًا وَّاحِدًا	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	سُبْحٰنَهٗ	عَمَّا
ایک معبود (کی)	کوئی معبود نہیں	مگر	وہ	پاکی ہے اسے	(ان) سے جنہیں

عبادت کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ان کے شرک سے

[1]...... یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور علماء کو معبود بنا کر ان کی کوئی باقاعدہ عبادت نہیں کی تھی بلکہ خدا کے حکم کو چھوڑ کر ان کے حکم کو اپنے لئے شریعت بنالیا تھا اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے خدا بنالئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ و رسول کے مقابلے میں جس کی دینی اطاعت کی جائے گی تو گویا اسے رب بنالیا گیا۔ ہمارے ہاں جو احکامِ اسلام کو علماء، اولیاء اور صالحین کے فہمِ دین کی روشنی میں قبول کیا جاتا ہے اس کا یہودیوں اور عیسائیوں کے طرزِ عمل سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ عین اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت ہے اور کثیر آیات و احادیث میں اس کا ثبوت موجود ہے۔

دینِ اسلام ختم نہ ہوگا

يُشْرِكُوْنَ ۝۳۱ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ

يُشْرِكُوْنَ ۝۳۱	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يُّطْفِـُٔوْا	نُوْرَ اللّٰهِ[1]	بِاَفْوَاهِهِمْ
لوگ شریک ٹھہراتے ہیں	وہ چاہتے ہیں	کہ	بجھادیں	اللہ کا نور	اپنے مونہوں سے

پاک ہے ۝ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھادیں

وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ

وَ	يَاْبَى	اللّٰهُ	اِلَّاۤ	اَنْ	يُّتِمَّ	نُوْرَهٗ	وَلَوْ	كَرِهَ
اور (حالانکہ)	نہیں مانے گا	اللہ	مگر	یہ کہ	وہ پورا کردے	اپنا نور	اگرچہ	ناپسند کریں

حالانکہ اللہ اپنے نور کو مکمل کئے بغیر نہ مانے گا اگرچہ کافر

بعثت کا ایک مقصد، دینِ اسلام کا غلبہ

الْكٰفِرُوْنَ ۝۳۲ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

الْكٰفِرُوْنَ ۝۳۲	هُوَ	الَّذِيْۤ	اَرْسَلَ	رَسُوْلَهٗ	بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
کفر کرنے والے	وہی (ہے)	جس نے	بھیجا	اپنا رسول	ہدایت اور سچے دین کے ساتھ

ناپسند کریں ۝ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا

النصف

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۳۳ يٰۤاَيُّهَا

لِيُظْهِرَهٗ[2]	عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	وَلَوْ	كَرِهَ	الْمُشْرِكُوْنَ ۝۳۳	يٰۤاَيُّهَا
تاکہ غالب کردے اسے	تمام دینوں پر	اگرچہ	ناپسند کریں	مشرکین	اے

تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے اگرچہ مشرک ناپسند کریں ۝ اے

پوپ پادریوں کی حرصِ مال اور زکوٰۃ نہ دینے کی وعید

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنَّ	كَثِيْرًا	مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ	لَيَاْكُلُوْنَ
وہ لوگو جو	ایمان لائے	بیشک	بہت	پادریوں اور درویشوں میں سے	ضرور وہ کھاجاتے ہیں

ایمان والو! بیشک بہت سے پادری اور روحانی درویش باطل طریقے سے لوگوں کا

1 ...... کفار دینِ اسلام، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کے دلائل اور اشاعتِ قرآن کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور یہ نورِ الٰہی کو مٹانے کی کوشش کرنا ہے جو کبھی کامیاب نہ ہوگی۔ 2 ...... غلبے سے دلائل اور قوت دونوں اعتبار سے غلبہ مراد ہے۔ دلائل کے اعتبار سے تو یوں کہ دینِ اسلام نے اپنی حقانیت پر جو دلائل پیش کیے ہیں اسے کوئی غلط ثابت نہیں کرسکا اور قوت کے اعتبار سے یوں کہ کئی صدیوں تک دنیا میں صرف دینِ اسلام ہی غالب تھا اور اب آئندہ اس کا کامل ظہور اس وقت ہوگا جب حضرت امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ

اَمْوَالَ النَّاسِ	بِالْبَاطِلِ (1)	وَ	یَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	الَّذِیْنَ
لوگوں کے مال	باطل (طریقے) سے	اور	وہ روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور	وہ لوگ جو

مال کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ لوگ جو

یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ

یَكْنِزُوْنَ (2)	الذَّهَبَ	وَ	الْفِضَّةَ	وَ	لَا یُنْفِقُوْنَهَا	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
جمع کر کے رکھتے ہیں	سونا	اور	چاندی	اور	وہ خرچ نہیں کرتے اسے	اللہ کی راہ میں

سونا اور چاندی جمع کر کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۴﴾ ۙ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ

فَبَشِّرْهُمْ	بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۴﴾	یَّوْمَ	یُحْمٰى	عَلَیْهَا	فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ
تو خوشخبری سنا دو انہیں	دردناک عذاب کی	(جس) دن	تپایا جائے گا	اس پر (اسے)	جہنم کی آگ میں

انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ ○ جس دن وہ مال جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا

فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا

فَتُكْوٰى	بِهَا	جِبَاهُهُمْ	وَ	جُنُوْبُهُمْ	وَ	ظُهُوْرُهُمْ	هٰذَا
تو داغی جائیں گی	اس کے ساتھ	ان کی پیشانیاں	اور	ان کی کروٹیں	اور	ان کی پشتیں	یہ

پھر اس کے ساتھ ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ

مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

مَا	كَنَزْتُمْ	لِاَنْفُسِكُمْ	فَذُوْقُوْا	مَا	كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾
(وہ ہے) جو	تم نے جمع کر کے رکھا تھا	اپنی جانوں کے لئے	تو چکھو	جسے	تم جمع کر کے رکھتے تھے

وہ مال ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا تو اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو ○

1 ...... یہود و نصاریٰ کے پادری اور روحانی درویش مال حاصل کرنے کے لئے دینی احکام بدل دیتے، اپنی کتابوں میں تحریف و تبدیلی کرتے اور سابقہ کتابوں میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بیان کردہ اوصاف پر مشتمل آیات میں فاسد تاویلیں اور تحریفیں کرتے تھے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دین کا علم اس لئے حاصل کرنا تاکہ اس کے ذریعے دنیا کا مال و دولت، عزت، منصب اور وجاہت حاصل ہو یہ انتہائی مذموم اور اپنی آخرت تباہ کر دینے والا عمل ہے۔ 2 ...... سونا چاندی اور دیگر اقسام کے مال جمع کرنا حرام نہیں ہاں ان کی زکوۃ نہ دینا گناہ ہے۔ مال کی وہ قلیل مقدار بھی اس وعید میں داخل ہے جس پر =

مہینوں کی تعداد اور حرمت والے مہینوں کا بیان

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ

اِنَّ	عِدَّةَ الشُّهُوْرِ	عِنْدَ اللّٰهِ	اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا	فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ (1)	يَوْمَ
بیشک	مہینوں کی گنتی	اللہ کے نزدیک	بارہ مہینے (ہے)	اللہ کی کتاب میں	(جس) دن

بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں جب سے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	مِنْهَآ	اَرْبَعَةٌ	حُرُمٌ (2)
اس نے پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	ان میں سے	چار (مہینے)	حرمت والے (ہیں)

اس نے آسمان اور زمین بنائے، ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔

مشرکین سے متحد ہو کر جنگ کرنے کا حکم

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ

ذٰلِكَ	الدِّيْنُ الْقَيِّمُ	فَلَا تَظْلِمُوْا	فِيْهِنَّ	اَنْفُسَكُمْ	وَ
یہ	سیدھا دین (ہے)	تو تم ظلم نہ کرو	ان (مہینوں) میں	اپنی جانوں (پر)	اور

یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور

قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ

قَاتِلُوْا	الْمُشْرِكِيْنَ	كَآفَّةً (3)	كَمَا	يُقَاتِلُوْنَكُمْ
تم لڑو	مشرکوں (سے)	سب (مل کر، یا) ہر حال (میں)	جیسے	وہ لڑتے ہیں تم سے

مشرکوں سے ہر حال میں لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت

مہینوں کو آگے پیچھے کرنے سے متعلق کفار کا عمل

كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا

كَآفَّةً	وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾	اِنَّمَا
سب (مل کر، یا) ہر حال (میں)	اور	جان لو	بیشک	اللہ	پرہیز گاروں کے ساتھ (ہے)	بیشک

لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے ۝ مہینوں کو

=زکوٰۃ فرض ہو اور زکوٰۃ نہ دی جائے جبکہ اس کثیر حلال مال پر بھی وعید نہیں جس کی زکوٰۃ دی جائے۔

(1)...... یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے یا قرآن یا وہ حکم جو اس نے اپنے بندوں پر لازم کیا۔ (2)...... حرمت والے چار مہینے یہ ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، رجب۔ (3)...... اس سے مراد یہ ہے کہ مشرکین کے خلاف جنگ کرنے میں ایک دوسرے سے تعاون اور مدد کرو اور ان کے خلاف جنگ میں بزدلی اور کم ہمتی کا مظاہرہ نہ کرو اور نہ ہی پسپائی اختیار کرو اور اے اللہ کے بندو! اپنے دشمن مشرکین کے خلاف جنگ کرنے میں متحد اور متفق ہو جاؤ۔

اَلنَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ

النَّسِیْٓءُ (1)	زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ (2)	یُضَلُّ	بِهِ
مہینوں کو آگے پیچھے کرنا	کفر میں زیادہ ہونا (ہے)	گمراہ کیا جاتا ہے	اس کے ذریعے

آگے پیچھے کرنا کفر میں ترقی کرنا ہے، اِس کے ذریعے اُن کافروں کو

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	یُحِلُّوْنَهٗ	عَامًا	وَّ
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	وہ حلال قرار دیتے ہیں اس (حرمت والے مہینے) کو	ایک سال	اور

گمراہ کیا جاتا ہے جو ایک سال کسی حرمت والے مہینے کو حلال قرار دے دیتے ہیں اور

یُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ

یُحَرِّمُوْنَهٗ	عَامًا	لِّیُوَاطِـُٔوْا (3)	عِدَّةَ	مَا	حَرَّمَ
حرام قرار دیتے ہیں اسے	ایک سال	تاکہ وہ پوری کردیں	گنتی	(ان مہینوں کی) جنہیں	حرام کیا

ایک سال اسے حرام قرار دیتے ہیں تاکہ اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینوں کی گنتی

اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُیِّنَ لَهُمْ

اللّٰهُ	فَیُحِلُّوْا	مَا	حَرَّمَ	اللّٰهُ	زُیِّنَ	لَهُمْ
اللہ (نے)	تو وہ حلال کرلیں	(اس کو) جسے	حرام کیا	اللہ (نے)	خوشنما بنادیئے گئے	ان کے لئے

پوری کردیں اور اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حلال کرلیں۔ ان کے برے کام

سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۷﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

ع ۵ ۸ ۱۱

غزوہ تبوک میں شرکت کی ترغیب

سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۷﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ
ان کے برے اعمال	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	کفر کرنے والی قوم (کو)	اے	وہ لوگو جو

ان کے لئے خوشنما بنادیئے گئے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ○ اے ایمان

(1)...... نَسِیْء کا لغوی معنی ہے ”وقت کو مؤخر کرنا“ اور یہاں اس سے مراد حرمت والے مہینے کی حرمت کو دوسرے مہینے کی طرف ہٹا دینا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اہلِ عرب حرمت والے مہینوں کی حرمت و عظمت کے معتقد تو تھے لیکن زمانۂ جنگ میں ان کی حرمت کو دوسرے مہینوں کی طرف منتقل کر دیتے جیسے محرم کی بجائے صفر کے مہینے کو حرمت والا قرار دے کر محرم میں جنگ جاری رکھتے تھے۔ یہاں ان کے اسی عمل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (2)...... کفر میں زیادتی سے مراد یہ ہے کہ اولاً تو وہ لوگ ویسے ہی کافر تھے اور پھر مہینے آگے پیچھے کر کے حرام کو حلال سمجھنے کے کفر میں پڑتے تھے تو یہ مزید کفر میں اضافہ ہوا۔ (3)...... یعنی =

اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

اٰمَنُوْا (1)	مَا	لَكُمْ	اِذَا	قِیْلَ	لَكُمُ	انْفِرُوْا	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
ایمان لائے	کیا ہوا	تمہیں	جب	کہا جائے	تم سے	کوچ کرو، نکلو	اللہ کی راہ میں

والو! تمہیں کیا ہوا؟ جب تم سے کہا جائے کہ اللہ کی راہ میں نکلو

اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِؕ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

اثَّاقَلْتُمْ (2)	اِلَى الْاَرْضِ	اَرَضِیْتُمْ	بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
(تو) تم بوجھل ہو کر جھک جاتے ہو	زمین کی طرف	کیا تم راضی ہو گئے	دنیا کی زندگی پر

تو زمین کے ساتھ لگ جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی پر

مِنَ الْاٰخِرَةِۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ ﴿۳۸﴾

مِنَ الْاٰخِرَةِ	فَمَا	مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	فِی الْاٰخِرَةِ	اِلَّا	قَلِیْلٌ ﴿۳۸﴾
آخرت سے (کی بجائے)	تو نہیں	دنیاوی زندگی کا ساز و سامان	آخرت میں	مگر	بہت تھوڑا

راضی ہو گئے؟ تو آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کا ساز و سامان بہت ہی تھوڑا ہے ○

اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﳔ وَّ یَسْتَبْدِلْ

اِلَّا تَنْفِرُوْا	یُعَذِّبْكُمْ	عَذَابًا اَلِیْمًا	وَّ	یَسْتَبْدِلْ (3)
اگر تم کوچ نہیں کرو گے	تو وہ سزا دے گا تمہیں	دردناک سزا	اور	بدلے میں لے آئے گا

اگر تم کوچ نہیں کرو گے تو وہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ

قَوْمًا غَیْرَكُمْ وَ لَا تَضُرُّوْهُ شَیْــٴًـا ؕ وَ اللّٰهُ

قَوْمًا	غَیْرَكُمْ	وَ	لَا تَضُرُّوْهُ	شَیْــٴًـا	وَ	اللّٰهُ
(دوسری) قوم	تمہارے علاوہ	اور	تم نقصان نہیں کر سکو گے اس کا	کچھ	اور	اللہ

دوسرے لوگوں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے اور اللہ

اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں

= ماہِ حرام تو چار ہی رہیں اس کی تو پابندی کرتے ہیں لیکن ان کی تخصیص توڑ کر حکمِ الٰہی کی مخالفت کرتے ہیں کہ جو مہینہ حرام تھا اسے حلال کر لیا اور اس کی جگہ دوسرے کو حرام قرار دے دیا۔

1 ...... یہ آیت غزوۂ تبوک کی ترغیب میں نازل ہوئی۔ اس غزوے کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص121 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2 ...... شریعتِ مطہرہ کے بھاری فرمانوں اور سخت عبادات سے غیر اختیاری بوجھ محسوس ہونا جسے طبعی کراہت کہتے ہیں جیسے سردی کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا =

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾	اِلَّا تَنْصُرُوْهُ	فَقَدْ	نَصَرَهُ
ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اگر تم مدد نہیں کروگے اس (نبی) کی	تو بیشک	مدد فرمائی اس کی

ہر شے پر قادر ہے ○ اگر تم اس (نبی) کی مدد نہیں کروگے تو اللہ ان کی مدد فرماچکا

اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ

اللّٰهُ	اِذْ	اَخْرَجَهُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	ثَانِیَ اثْنَیْنِ (1)
اللہ (نے)	جب	نکال دیا اسے	ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا	(یہ) دو میں سے دوسرے (تھے)

ہے جب کافروں نے انہیں (ان کے وطن سے) نکال دیا تھا جبکہ یہ دو میں سے دوسرے تھے،

اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ

اِذْ	هُمَا	فِی الْغَارِ	اِذْ	یَقُوْلُ	لِصَاحِبِهٖ (2)	لَا تَحْزَنْ	اِنَّ
جب	وہ دونوں	غار میں (تھے)	جب	وہ فرمارہے تھے	اپنے ساتھی سے	غم نہ کرو	بیشک

جب دونوں غار میں تھے، جب یہ اپنے ساتھی سے فرمارہے تھے غم نہ کرو، بیشک

اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَاَیَّدَهٗ

اللّٰهَ	مَعَنَا	فَاَنْزَلَ	اللّٰهُ	سَكِیْنَتَهٗ (3)	عَلَیْهِ	وَ	اَیَّدَهٗ
اللہ	ہمارے ساتھ (ہے)	تو نازل فرمائی	اللہ (نے)	اپنی تسکین	اس پر	اور	مدد فرمائی اس کی

اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اُس پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور اُن لشکروں کے

بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا

بِجُنُوْدٍ	لَّمْ تَرَوْهَا	وَ	جَعَلَ	كَلِمَةَ الَّذِیْنَ (4)	كَفَرُوا
(اُن) لشکروں کے ساتھ	تم نے نہ دیکھا انہیں	اور	کردی	ان لوگوں کی بات جنہوں نے	کفر کیا

ساتھ اُس کی مدد فرمائی جو تم نے نہ دیکھے اور اُس نے کافروں کی بات کو

==بھاری معلوم ہونا وغیرہ، یہ گناہ و فسق نہیں بلکہ معاف ہے۔ (3)...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی کا دین ہمارا محتاج نہیں، ہم رہیں یا نہ رہیں دینِ اسلام قائم رہے گا اور اس کی اشاعت ہوتی رہے گی، اگر ہم اس کے قیام و اشاعت کے لئے کوشش کریں تو یہ ہمارے لئے سعادت ہے۔

(1)...... دو ہستیوں سے مراد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ (2)...... حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا صحابی ہونا خود اللہ تعالٰی نے بیان فرمایا، یہ شرف آپ کے علاوہ اور کسی صحابی کو عطا نہ ہوا۔ (3)...... اللہ تعالٰی کا خصوصیت کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ==

غزوۂ تبوک میں شرکت کا حکم

السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ

عَزِیْزٌ	اللّٰهُ	وَ	الْعُلْیَا	هِیَ	كَلِمَةُ اللّٰهِ (1)	وَ	السُّفْلٰى
عزت والا، غلبے والا	اللہ	اور	بلند وبالا (ہے)	وہی	اللہ کی بات	اور	نیچے

نیچے کر دیا اور اللہ کی بات ہی بلند وبالا ہے اور اللہ غالب

حَكِیْمٌ ۝۴۰ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا

جَاهِدُوْا	وَّ	ثِقَالًا	وَّ	خِفَافًا	اِنْفِرُوْا	حَكِیْمٌ ۝۴۰
جہاد کرو	اور	بوجھل (ہوکر)	اور	ہلکے (ہوکر)	تم کوچ کرو	حکمت والا (ہے)

حکمت والا ہے ○ تم مشقت اور آسانی ہر حال میں کوچ کرو اور اپنے مالوں

بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ

لَّكُمْ	خَیْرٌ	ذٰلِكُمْ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ
تمہارے لئے	بہتر (ہے)	یہ	اللہ کی راہ میں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ

اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ

منافقوں کا غزوۂ تبوک میں طرزِ عمل

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۴۱ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِیْبًا وَّ

وَّ	قَرِیْبًا (2)	عَرَضًا	كَانَ	لَوْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۴۱	اِنْ
اور	قریب	کوئی مال	(جس کی طرف آپ نے بلایا) وہ ہوتا	اگر	تم جانتے ہو	اگر

تمہارے لئے بہتر ہے ○ اگر آسانی سے ملنے والا مال ہوتا اور درمیانہ سا سفر ہوتا

سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَیْهِمُ

عَلَیْهِمُ	بَعُدَتْ	لٰكِنْۢ	وَ	لَّاتَّبَعُوْكَ	سَفَرًا قَاصِدًا
ان پر	دور پڑ گیا	لیکن	اور	(تو) ضرور وہ (منافق) پیچھے چلتے تمہارے	درمیانہ سفر (ہوتا)

تو وہ ضرور تمہارے پیچھے چلتے لیکن مشقت والا سفر ان پر

=اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر سکینہ نازل فرمانا بھی ان کی فضیلت کی دلیل ہے۔ یہ فضیلت اِس قول پر ہے کہ عَلَیْہِ کی ضمیر کا مرجع ابوبکر ہیں۔

4 ...... کافروں کی بات سے مراد شرک یا دعوتِ کفر ہے یا اس سے مراد نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کی وہ سازش ہے جس میں کفار کامیاب نہ ہوسکے۔

1 ...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بات سے مراد توحید یا دعوتِ اسلام ہے یا اس سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ ہے کہ اللہ تعالٰی اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد فرمائے گا۔ 2 ...... یعنی تبوک کا میدان اگر قریب ہوتا اور غنیمت آرام سے مل جانے کی امید ہوتی تو یہ بہانے بنانے والے منافق ضرور ان منافع کے حصول کے=

الشُّقَّةُ ؕ وَ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا

الشُّقَّةُ	وَ	سَيَحْلِفُوْنَ (1)	بِاللّٰهِ	لَوِ	اسْتَطَعْنَا	لَخَرَجْنَا
مشقت کا راستہ	اور	عنقریب وہ قسم کھائیں گے	اللہ کی	اگر	ہم طاقت رکھتے	(تو) ضرور نکلتے

بہت دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے کہ ہمیں طاقت ہوتی تو ہم آپ کے ساتھ

مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ

مَعَكُمْ	يُهْلِكُوْنَ (2)	اَنْفُسَهُمْ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	اِنَّهُمْ
تمہارے ساتھ	وہ ہلاک کررہے ہیں	اپنی جانوں (کو)	اور	اللہ	جانتا ہے	بیشک وہ

ضرور نکلتے۔ یہ اپنے آپ کو ہلاک کررہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یہ

لَكٰذِبُوْنَ ۟﴿٤٢﴾ ع عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾	عَفَا (3)	اللّٰهُ	عَنْكَ	لِمَ	اَذِنْتَ	لَهُمْ
ضرور جھوٹے ہیں	معاف کرے	اللہ	تم سے (تمہیں)	کیوں	تم نے اجازت دی	انہیں

بیشک جھوٹے ہیں ○ اللہ تمہیں معاف کرے، آپ نے انہیں اجازت کیوں دیدی؟

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ

حَتّٰى	يَتَبَيَّنَ	لَكَ	الَّذِيْنَ	صَدَقُوْا	وَ	تَعْلَمَ
یہاں تک کہ	ظاہر ہو جاتے	تمہارے لئے	وہ لوگ جنہوں نے	سچ کہا	اور	تم جان لیتے

جب تک آپ کے سامنے سچے لوگ ظاہر نہ ہو جاتے اور آپ جھوٹوں کو

الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾	لَا يَسْتَاْذِنُكَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ
جھوٹ بولنے والوں (کو)	رخصت نہیں مانگیں گے تم سے	وہ لوگ جو	ایمان رکھتے ہیں

نہ جان لیتے ○ اور جو لوگ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں

منافقوں کو جہاد سے رخصت دینے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تربیت

غزوہ تبوک کے مومنوں اور منافقوں میں فرق

ع ٥ ۔ ١٢

=لالچ میں جہاد میں شریک ہو جاتے لیکن دور کے سفر اور رومیوں سے جنگ کو عظیم جاننے کی وجہ سے یہ پیچھے رہ گئے۔ ایمان والوں کو باہمت ہونا چاہئے، بزدل نہیں۔

1 ...... منافقین کی اس معذرت سے پہلے خبر دیدینا غیبی خبر اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کی دلیل ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پیش آیا اور انہوں نے یہی معذرت کی اور جھوٹی قسمیں کھائیں۔ 2 ...... اس سے ثابت ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا ہلاکت کا سبب ہے۔ 3 ...... نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنے عفو کی خوشخبری دی اور پھر تربیت فرمائی کہ آپ نے ان منافقوں کو جہاد سے پیچھے رہ جانے کی اجازت کیوں دی۔ اس سے آپ=

بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ

بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ	اَنْ	یُّجَاهِدُوْا (1)	بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ	وَ	اللّٰهُ
اللہ اور آخرت کے دن پر	(اس سے) کہ	وہ جہاد کریں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اور	اللہ

وہ آپ سے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے سے بچنے کی چھٹی نہیں مانگیں گے اور اللہ

عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُكَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

عَلِیْمٌ	بِالْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۴﴾	اِنَّمَا	یَسْتَاْذِنُكَ	الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ
خوب جاننے والا (ہے)	پرہیزگاروں کو	صرف	رخصت مانگتے ہیں تم سے	وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے

پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے ○ آپ سے چھٹی وہی لوگ مانگتے ہیں جو اللہ اور

بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِیْ رَیْبِهِمْ

بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	ارْتَابَتْ	قُلُوْبُهُمْ	فَهُمْ	فِیْ رَیْبِهِمْ
اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	شک میں پڑے ہیں	ان کے دل	تو وہ	اپنے شک میں

قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں تو وہ اپنے شک میں

یَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا

یَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	لَوْ	اَرَادُوا	الْخُرُوْجَ	لَاَعَدُّوْا
حیران و پریشان ہیں	اور	اگر	انہوں نے ارادہ کیا ہوتا	نکلنے (کا)	(تو) ضرور تیار کرتے

حیران، پریشان ہیں ○ اور اگر ان کا نکلنے کا ارادہ ہوتا تو اس کے لئے کچھ تو

لَهٗ عُدَّةً وَّ لٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ

لَهٗ	عُدَّةً (2)	وَّ	لٰكِنْ	كَرِهَ	اللّٰهُ	انْۢبِعَاثَهُمْ	فَثَبَّطَهُمْ
اس کے لئے	سامان	اور	لیکن	ناپسند فرمایا	اللہ (نے)	ان کا اٹھنا	تو سست کر دیا انہیں

سامان تیار کرتے لیکن اللہ کو ان کا اٹھنا ہی ناپسند ہے تو اس نے ان میں سستی پیدا کر دی

منافقوں کا عذر جھوٹا ہونے کی علامت

=صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے قلبِ اطہر کی تسکین بھی کر دی گئی اور تربیت بھی۔

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ جہاد کے موقع پر معذرتیں کرنا منافقت کی علامت تھی جبکہ کامل ایمان والے ہر کڑی آزمائش میں پورے اترتے ہیں اور جہاد جیسے سخت موقع پر بھی دل و جان اور مال کے ساتھ حاضر ہونے کو تیار رہتے ہیں۔ (2)...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم تو یقیناً قطعی ہے لیکن ہمارے لئے اس میں ایک نکتہ ہے کہ بہت سی چیزوں کا اعتبار قرائن سے بھی کیا جاتا ہے جیسے یہاں منافقین کا جہاد کیلئے کوئی سامان تیار نہ کرنا اس بات کا قرینہ ہے کہ انہوں نے جہاد کا ارادہ ہی نہیں کیا تھا۔

منافقوں کے شریک جہاد ہونے کے نقصانات

وَ قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ

وَ	قِيْلَ	اقْعُدُوْا	مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ (1)	لَوْ	خَرَجُوْا	فِيْكُمْ
اور	کہہ دیا گیا	بیٹھے رہو	بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ	اگر	وہ نکلتے	تم میں (شامل ہو کر)

اور کہہ دیا گیا: تم بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو ○ اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے

مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّ لَاۡاَوْضَعُوْا

مَّا زَادُوْكُمْ	اِلَّا	خَبَالًا	وَّ	لَاۡاَوْضَعُوْا
(تو) وہ نہیں زیادہ کرتے تمہارے لئے	مگر	نقصان، فساد	اور	ضرور وہ تیزی سے دوڑتے پھرتے ہیں

تو یہ تمہارے نقصان میں اضافہ ہی کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ انگیزی

خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَ فِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ

خِلٰلَكُمْ	يَبْغُوْنَكُمُ	الْفِتْنَةَ	وَ	فِيْكُمْ	سَمّٰعُوْنَ (2)
تمہارے درمیان	وہ چاہتے ہیں تم میں	فتنہ	اور	تم میں	خوب سننے والے (یعنی جاسوس ہیں)

کرنے کے لئے دوڑتے پھرتے اور تمہارے اندر ان کے جاسوس

غزوہ تبوک سے پہلے منافقوں کی روش

لَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ

لَهُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌۢ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾	لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ
ان کے	اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	ظالموں کو	ضرور بیشک انہوں نے چاہا فتنہ

موجود ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ بیشک انہوں نے پہلے ہی فتنہ و فساد

مِنْ قَبْلُ وَ قَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ

مِنْ قَبْلُ	وَ	قَلَّبُوْا	لَكَ	الْاُمُوْرَ	حَتّٰى	جَآءَ
(اس) سے پہلے	اور	الٹ پلٹ کیا	تمہارے لئے	کاموں (تدبیروں کو)	یہاں تک کہ	آ گیا

چاہا تھا اور اے حبیب! انہوں نے پہلے بھی تمہارے لئے الٹی تدبیریں کی ہیں حتّٰی کہ حق

1 ...... بیٹھے رہنے والوں سے مراد عورتیں، بچے، مریض اور معذور افراد ہیں۔

2 ...... منافقوں کی ایک بری خصلت یہ ہے کہ وہ کفار کے لئے مسلمانوں کی جاسوسی کرتے اور ان کے رازان تک پہنچا کر مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

شرکتِ جہاد سے متعلق ایک منافق کا جھوٹا عذر

الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَ

الْحَقُّ	وَ	ظَهَرَ	اَمْرُاللّٰهِ	وَ	هُمْ	كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾	وَ
حق	اور	غالب ہو گیا	اللہ کا حکم (دین)	اور (حالانکہ)	وہ	ناپسند کرنے والے (تھے)	اور

آ گیا اور اللہ کا دین غالب ہو گیا اگرچہ یہ ناپسند کرنے والے تھے ○ اور

مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا

مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّقُوْلُ (1)	ائْذَنْ	لِّيْ	وَ	لَا تَفْتِنِّيْ	اَلَا
ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کہتا ہے	اجازت دیدیں	مجھے	اور	فتنہ میں نہ ڈالیں مجھے	سن لو

ان میں کوئی آپ سے یوں کہتا ہے کہ مجھے رخصت دیدیں اور مجھے فتنے میں نہ ڈالیں۔ سن لو!

فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾

فِي الْفِتْنَةِ (2)	سَقَطُوْا	وَ	اِنَّ	جَهَنَّمَ	لَمُحِيْطَةٌ	بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾
فتنہ میں	وہ پڑے ہوئے ہیں	اور	بیشک	جہنم	ضرور گھیرے ہوئے (ہے)	کافروں کو

یہ فتنے ہی میں پڑے ہوئے ہیں اور بیشک جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ○

منافقوں کا مسلمانوں کی مصیبت پر خوش ہونا اور خوشی پر غم کرنا

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ

اِنْ	تُصِبْكَ	حَسَنَةٌ	تَسُؤْهُمْ	وَ	اِنْ	تُصِبْكَ	مُصِيْبَةٌ
اگر	پہنچتی ہے تجھے	بھلائی	(تو) بری لگتی ہے انہیں	اور	اگر	پہنچتی ہے تجھے	مصیبت

اگر تمہیں بھلائی پہنچتی ہے تو انہیں برا لگتا ہے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے

يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا

يَّقُوْلُوْا	قَدْ	اَخَذْنَآ	اَمْرَنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	يَتَوَلَّوْا
(تو) وہ کہتے ہیں	بیشک	ہم نے پکڑ لیا تھا	اپنا (احتیاطی) کام	(اس) سے پہلے (ہی)	اور	وہ لوٹ جاتے ہیں

تو کہتے ہیں: ہم نے پہلے ہی اپنا احتیاطی معاملہ اختیار کر لیا تھا اور خوشیاں مناتے ہوئے

(1)...... اس آیت میں جد بن قیس منافق کی ایک حرکت کا ذکر ہے کہ غزوۂ تبوک کی تیاری کے موقع پر اس نے کہا: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں، مجھے اندیشہ ہے کہ میں رومی عورتوں کو دیکھ کر صبر نہ کر سکوں گا اس لئے آپ مجھے یہیں ٹھہر جانے کی اجازت دیں اور ان عورتوں کے فتنہ میں نہ ڈالیں۔ یہ اس کا صرف ایک حیلہ تھا اور جہاد میں شرکت سے رکنے کا اصلی سبب اس کی منافقت تھی۔ (2)...... یہاں فتنے سے مراد رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کفر کرنا، تکلیف قبول کرنے سے اعراض کرنا اور مسلمانوں کی مخالفت پر قائم رہنا ہے۔

نصیب میں لکھی مصیبت ہی پہنچے گی

وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ۝۵۰ قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ

وَّ	هُمْ	فَرِحُوْنَ ۝۵۰	قُلْ	لَّنْ یُّصِیْبَنَآ	اِلَّا	مَا	كَتَبَ (1)
اور	وہ	خوشیاں منانے والے (ہوتے ہیں)	تم کہو	ہرگز نہیں پہنچے گا ہمیں	مگر	وہ جو	لکھ دیا

لوٹ جاتے ہیں ○ تم فرماؤ: ہمیں وہی پہنچے گا جو اللہ نے ہمارے لیے

اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ

اللّٰهُ	لَنَا	هُوَ	مَوْلٰىنَا	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْیَتَوَكَّلِ
اللہ (نے)	ہمارے لئے	وہ	ہمارا مددگار (ہے)	اور	اللہ پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں

لکھ دیا، وہ ہمارا مددگار ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۵۱ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّاۤ

مسلمانوں کے مصائب پر منافقوں کی خوشی کا ایک جواب

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۵۱ (2)	قُلْ	هَلْ	تَرَبَّصُوْنَ	بِنَآ	اِلَّاۤ
ایمان والے	تم کہو	کیا (یعنی نہیں)	تم انتظار کررہے	ہمارے اوپر	مگر

کرنا چاہئے ○ تم فرماؤ، تم ہمارے اوپر دو اچھی خوبیوں میں سے ایک کا

اِحْدَى الْحُسْنَیَیْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ یُّصِیْبَكُمُ

اِحْدَى الْحُسْنَیَیْنِ (3)	وَ	نَحْنُ	نَتَرَبَّصُ	بِكُمْ	اَنْ	یُّصِیْبَكُمُ
دو اچھائیوں میں سے ایک (کا)	اور	ہم	انتظار کررہے ہیں	تم پر	کہ	ڈال دے تم پر

انتظار کررہے ہو اور ہم تم پر انتظار کررہے ہیں کہ اللہ تمہیں

اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَیْدِیْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا

اللّٰهُ	بِعَذَابٍ	مِّنْ عِنْدِهٖۤ	اَوْ	بِاَیْدِیْنَا	فَتَرَبَّصُوْٓا	اِنَّا
اللہ	عذاب	اپنے پاس سے	یا	ہمارے ہاتھوں سے	تو تم انتظار کرو	بیشک ہم

اپنی طرف سے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب دے تو تم انتظار کرو اور ہم (بھی)

1 ...... ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ اسے وہی مصیبت پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے مقدر میں لکھ دی ہے اور اسے وہ اپنی جان سے بذاتِ خود دور کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ مزید یہ کہ اس مسئلے میں بحث اور غور و فکر کرنے سے بچنا چاہئے کیونکہ تقدیر کے مسئلے میں بحث اور غور و فکر ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتے ہیں۔ 2 ...... منافقین دنیوی اسباب، جلد ملنے والی اور فانی لذتوں پر بھروسہ کرتے ہیں اور مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کریں اور اس کی رضا پر راضی رہیں۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ جہاد کرنے پر یا تو فتح و غنیمت ملے گی یا شہادت نصیب ہو گی۔

منافق کا راہِ خدا میں خرچ مقبول نہیں

مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا

مَعَكُمْ	مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾	قُلْ	اَنْفِقُوْا	طَوْعًا	اَوْ	كَرْهًا
تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والے (ہیں)	تم کہو	تم خرچ کرو	خوشدلی (سے)	یا	ناگواری (سے)

منتظر ہیں ○ تم فرماؤ کہ تم خوشدلی سے خرچ کرو یا ناگواری سے (بہرصورت)

منافقین کا راہِ خدا میں خرچ مردود ہونے کی وجوہات

لَنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَ

لَنْ يُّتَقَبَّلَ (1)	مِنْكُمْ	اِنَّكُمْ	كُنْتُمْ	قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٣﴾	وَ
ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا	تم سے	بیشک تم	ہو	نافرمانی کرنے والی قوم	اور

تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ بیشک تم نافرمان قوم ہو ○ اور

مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ

مَا مَنَعَهُمْ	اَنْ	تُقْبَلَ	مِنْهُمْ	نَفَقٰتُهُمْ	اِلَّاۤ
محروم نہیں کیا انہیں	(اس سے) کہ	قبول کئے جائیں	ان سے	ان کے صدقات	مگر

ان کے صدقات قبول کئے جانے سے یہ بات مانع ہے

اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ

اَنَّهُمْ	كَفَرُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	بِرَسُوْلِهٖ	وَ
(اس چیز نے) کہ وہ	انہوں نے کفر کیا	اللہ کے ساتھ	اور	اس کے رسول کے ساتھ	اور

کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور

لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَ هُمْ كُسَالٰى وَ لَا يُنْفِقُوْنَ

لَا يَاْتُوْنَ	الصَّلٰوةَ	اِلَّا	وَ	هُمْ	كُسَالٰى (2)	وَ	لَا يُنْفِقُوْنَ
وہ نہیں آتے	نماز (کے لئے)	مگر	اور	وہ	سستی و کاہلی (سے)	اور	وہ خرچ نہیں کرتے

وہ نماز کی طرف سستی و کاہلی سے ہی آتے ہیں اور ناگواری سے ہی

1 ...... یہ آیت اگرچہ خاص منافقوں کے بارے میں ہے لیکن اس کا حکم عام ہے چنانچہ ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے خرچ نہ کرے بلکہ ریاکاری اور نام و نمود کی وجہ سے خرچ کرے تو وہ قبول نہ کیا جائے گا۔

2 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا منافقوں کا طریقہ ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نماز میں سستی کرنے سے بچے۔

منافقوں کی مالداری کا وبال

اِلَّا وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ

اِلَّا	وَ	هُمْ	كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ (1)	فَلَا تُعْجِبْكَ (2)	اَمْوَالُهُمْ	وَ	لَاۤ
مگر	اور	وہ	ناپسند کرنے والے (ہوتے ہیں)	تو تجھے پسند نہ آئیں	ان کے اموال	اور	نہ

مال خرچ کرتے ہیں ○ تو تمہیں ان کے مال اور ان کی اولاد تعجب میں

اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

اَوْلَادُهُمْ	اِنَّمَا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	لِيُعَذِّبَهُمْ	بِهَا	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ
ان کی اولاد	صرف	چاہتا ہے	اللہ	وہ عذاب دے انہیں	ان کے ذریعے	دنیا کی زندگی میں	اور

نہ ڈالیں، اللہ یہی چاہتا ہے کہ اِن چیزوں کے ذریعے دنیا کی زندگی میں اِن سے راحت و آرام دور کردے اور

منافق لوگ مخلص مسلمانوں جیسے نہیں

تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ

تَزْهَقَ	اَنْفُسُهُمْ	وَ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾	وَ	يَحْلِفُوْنَ	بِاللّٰهِ
نکل جائے	ان کی جان	اور	وہ	کفر کرنے والے (ہوں)	اور	وہ قسم کھاتے ہیں	اللہ کی

کفر کی حالت میں اِن کی روح نکلے ○ اور (منافق) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں

اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ

اِنَّهُمْ	لَمِنْكُمْ	وَ	مَا	هُمْ	مِّنْكُمْ	وَ	لٰكِنَّهُمْ	قَوْمٌ
کہ وہ	ضرور تم میں سے (ہیں)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	تم میں سے	اور	لیکن وہ	لوگ

کہ وہ تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں لیکن وہ لوگ

يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا

يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾	لَوْ	يَجِدُوْنَ	مَلْجَاً	اَوْ	مَغٰرٰتٍ	اَوْ	مُدَّخَلًا
(تم سے) ڈرتے ہیں	اگر	وہ پالیں	کوئی پناہ گاہ	یا	کچھ غار	یا	کوئی داخل ہونے کی جگہ

ڈرتے ہیں ○ اگر انہیں کوئی پناہ گاہ یا غار یا کہیں سما جانے کی جگہ مل جاتی

(1)......راہِ خدا میں خرچ کرنے سے دل تنگ ہونا منافقوں کا طریقہ ہے۔ لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کیا جائے تو خوش دلی سے خرچ کیا جائے۔

(2)......اس آیت میں خطاب اگرچہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہے لیکن اس سے مراد مسلمان ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ تم ان منافقوں کی مالداری اور اولاد پر یہ سوچ کر حیرت نہ کرو کہ جب یہ مردود ہیں تو انہیں اتنا مال کیوں ملا؟ اس میں ایک حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان چیزوں کے ذریعے دنیا کی زندگی میں ان سے راحت و آرام دور کردے کہ محنت سے جمع کریں، مشقت سے اس کی حفاظت کریں اور حسرت سے چھوڑ کر مریں۔

صدقات کی تقسیم پر منافقوں کا اعتراض اور ان کی مفاد پرستی

لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمِنْهُمْ

لَّوَلَّوْا	اِلَيْهِ	وَ	هُمْ	يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	مِنْهُمْ
(تو)ضرور پھر جائیں گے	اس کی طرف	اور	وہ	جلدی کررہے ہوں گے	اور	ان میں سے

تو جلدی کرتے ہوئے ادھر پھر جائیں گے ○ اور ان میں سے

مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا

مَّنْ	يَّلْمِزُكَ	فِي الصَّدَقٰتِ	فَاِنْ	اُعْطُوْا
(کوئی وہ ہے)جو	اعتراض کرتا ہے تم پر	صدقات (کی تقسیم) میں	تو اگر	انہیں دے دیا جائے

کوئی وہ ہے جو صدقات تقسیم کرنے میں تم پر اعتراض کرتا ہے تو اگر اِنہیں اُن (صدقات) میں سے

مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ

مِنْهَا	رَضُوْا [1]	وَ	اِنْ	لَّمْ يُعْطَوْا	مِنْهَآ	اِذَا	هُمْ
ان میں سے	(تو)راضی ہوجاتے ہیں	اور	اگر	انہیں نہ دیا جائے	ان میں سے	اسی وقت	وہ

کچھ دیدیا جائے تو راضی ہوجاتے ہیں اور اگر اِنہیں اُن میں سے کچھ نہ دیا جائے تو اس وقت

عطائے رسول پر راضی رہنے میں بہتری ہے

يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ

يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	رَضُوْا	مَآ	اٰتٰهُمُ
ناراض ہوجاتے ہیں	اور	اگر	بیشک وہ	راضی ہوجاتے	(اس پر)جو	دیا انہیں

ناراض ہوجاتے ہیں ○ اور (کیا اچھا ہوتا) اگر وہ اس پر راضی ہوجاتے جو اللہ اور اس کے

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ	وَ	قَالُوْا	حَسْبُنَا	اللّٰهُ	سَيُؤْتِيْنَا	اللّٰهُ
اللہ اور اس کے رسول (نے)	اور	وہ کہتے	ہمیں کافی (ہے)	اللہ	عنقریب دے گا ہمیں	اللہ

رسول نے انہیں عطا فرمایا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب اللہ اور اس کا رسول

[1]...... یہ بات اخلاص نہ ہونے کی علامت ہے کہ جب تک فائدہ ملتا رہے تب تک راضی، خوش ہیں اور جب فائدہ ملنا بند ہوجائے تو برائیاں بیان کرنا شروع کردی جائیں۔ آج بھی کسی آدمی کے دوسرے کے ساتھ مخلص ہونے کا یہی پیمانہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہم سے فائدہ حاصل کرتے وقت تو خوش اور راضی ہو اور تعریفیں کرے اور فائدہ ختم ہوجانے پر سلام لینا گوارا نہ کرے تو یہ مخلص نہ ہونے کی علامت ہے۔

ع ٧/١٤

مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۟ؑ ﴿٥٩﴾

مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	رَسُوْلُهٗۤ (1)	اِنَّاۤ	اِلَى اللّٰهِ	رٰغِبُوْنَ ﴿٥٩﴾
اپنے فضل سے	اور	اس کا رسول	بیشک ہم	اللہ کی طرف	رغبت رکھنے والے (ہیں)

ہمیں اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرمائیں گے۔ بیشک ہم اللہ ہی کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں ○

زکوٰۃ کے مستحق لوگوں کا بیان

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ (2)	لِلْفُقَرَآءِ	وَ	الْمَسٰكِيْنِ	وَ	الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا
زکوٰتیں صرف	فقیروں کے لئے	اور	مسکینوں	اور	ان (کی وصولی) پر کام کرنے والوں

زکوٰۃ صرف فقیروں اور بالکل محتاجوں اور زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کئے ہوئے لوگوں

وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ

وَ	الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ (3)	وَ	فِي الرِّقَابِ
اور	وہ جن کے دلوں (کو اسلام کی) الفت دلائی جائے	اور	(غلامی سے) گردنیں (چھڑانے) میں

اور ان کیلئے ہے جن کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالی جائے اور غلام آزاد کرانے میں اور

وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً

وَ	الْغٰرِمِيْنَ	وَ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	فَرِيْضَةً
اور	قرضداروں (کے لئے)	اور	اللہ کے راستے میں	اور	مسافر (کے لئے ہیں)	مقرر کیا ہوا حکم

قرضداروں کیلئے اور اللہ کے راستے میں (جانے والوں کیلئے) اور مسافر کے لئے ہے۔ یہ اللہ کا

شانِ رسالت میں نازیبا الفاظ کہنے والے منافقوں کو جواب

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ

مِّنَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿٦٠﴾	وَ	مِنْهُمُ
اللہ کی طرف سے	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	اور	ان میں سے (کچھ)

مقرر کیا ہوا حکم ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اور ان میں کچھ

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطا فرماتے ہیں اور آئندہ بھی عطا کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ جو دیتا ہے وہ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے ذریعے سے دیتا ہے۔ (2)...... اس آیت میں صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے اور یہاں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیے گئے ہیں۔ (3)...... مؤلفۃ القلوب سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالنا اور انہیں اسلام کی طرف راغب کرنا یا اسلام پر ثابت قدم رکھنا مقصود ہو، یہ بھی زکوٰۃ کے مستحقین میں داخل ہیں لیکن صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے اجماع کی وجہ سے یہ زکوٰۃ کے مستحق نہیں رہے کیونکہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ ــــ

بے ادب منافقوں کی مسلمانوں کو راضی کرنے کی کوشش

الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ وَ یَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌؕ قُلْ

الَّذِیْنَ	یُؤْذُوْنَ	النَّبِیَّ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	هُوَ	اُذُنٌ	قُلْ
وہ لوگ ہیں جو	ایذا دیتے ہیں	نبی (کو)	اور	کہتے ہیں	وہ	کان (ہے)	تم کہو

وہ ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں۔ تم فرماؤ:

اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ یُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ	یُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ	یُؤْمِنُ	لِلْمُؤْمِنِیْنَ
تمہاری بہتری (کے لئے) کان (ہے)	وہ ایمان رکھتا ہے	اللہ پر	اور	یقین کرتا ہے	مسلمانوں کا

تمہاری بہتری کے لئے کان ہیں، وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں

وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْؕ وَ الَّذِیْنَ

وَ	رَحْمَةٌ	لِّلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْكُمْ	وَ	الَّذِیْنَ
اور	رحمت (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	وہ لوگ جو

اور تم میں جو مسلمان ہیں ان کیلئے رحمت ہیں اور جو

یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۱﴾ یَحْلِفُوْنَ

یُؤْذُوْنَ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۱﴾ (1)	یَحْلِفُوْنَ
ایذا دیتے ہیں	اللہ کے رسول (کو)	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	وہ قسم کھاتے ہیں

رسولُ اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے○ (اے مسلمانو!) تمہارے سامنے

بِاللّٰهِ لَكُمْ لِیُرْضُوْكُمْۚ وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ

بِاللّٰهِ	لَكُمْ	لِیُرْضُوْكُمْ	وَ	اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ
اللہ کی	تمہارے لئے (سامنے)	تاکہ وہ راضی کرلیں تمہیں	اور (حالانکہ)	اللہ اور اس کا رسول

اللہ کی قسم کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کرلیں حالانکہ اللہ اور اس کا رسول

=نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی اور یہ اجماع حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانے میں منعقد ہوا تھا۔

1 ......اس آیت میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ الٰہی میں عزت و وجاہت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دکھ پہنچانے والوں کو دردناک عذاب کی وعید دی گئی ہے۔

بے ادب منافقوں کو عذاب سے ڈرانا

اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا

اَحَقُّ	اَنْ	یُّرْضُوْهُ [1]	اِنْ	كَانُوْا	مُؤْمِنِیْنَ ﴿٦٢﴾	اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا
زیادہ حقدار (ہیں)	کہ	وہ راضی کرتے اسے	اگر	وہ ہیں	ایمان والے	کیا وہ نہیں جانتے

اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ لوگ اسے راضی کریں، اگر وہ ایمان والے ہیں ○ کیا انہیں معلوم نہیں

اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ

اَنَّهٗ	مَنْ	یُّحَادِدِ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	فَاَنَّ	لَهٗ	نَارَ جَهَنَّمَ
کہ وہ	جو	مخالفت کرے	اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اس کے لیے	جہنم کی آگ (ہے)

کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے

منافقوں کو منافقت ظاہر ہونے کا ڈر

خٰلِدًا فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ﴿٦٣﴾ یَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ

خٰلِدًا	فِیْهَا	ذٰلِكَ	الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ﴿٦٣﴾	یَحْذَرُ	الْمُنٰفِقُوْنَ
ہمیشہ رہنے والا	اس میں	یہی	بڑی رسوائی (ہے)	ڈرتے ہیں	منافقین

جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہی بڑی رسوائی ہے ○ منافقین اس بات سے ڈرتے ہیں

اَنْ تُنَزَّلَ عَلَیْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا

اَنْ	تُنَزَّلَ	عَلَیْهِمْ [2]	سُوْرَةٌ	تُنَبِّئُهُمْ	بِمَا
(اس سے) کہ	نازل کر دی جائے	ان پر (کے خلاف)	کوئی سورت	وہ خبر دیدے انہیں	(اس) کی جو

کہ ان کے خلاف کوئی ایسی سورت نازل کر دی جائے جو ان کے دلوں کی چھپی باتیں

فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ

فِیْ قُلُوْبِهِمْ	قُلِ	اسْتَهْزِءُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	مُخْرِجٌ
ان (منافقوں) کے دلوں میں (ہے)	تم کہو	تم مذاق اڑالو	بیشک	اللہ	ظاہر کرنے والا (ہے)

بتادے۔ تم فرماؤ: مذاق اڑالو، بیشک اللہ اس چیز کو ظاہر کرنے والا ہے

1 ...... آیت کے اس لفظ میں واحد کی ضمیر اس لئے ذکر کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا میں کوئی فرق نہیں، دونوں کی رضا کا ایک ہی حکم ہے۔ 2 ...... یہاں ان الفاظ ''عَلَیْهِمْ''، ''تُنَبِّئُهُمْ'' اور ''قُلُوْبِهِمْ'' میں موجود ضمیروں سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قول یہ کہ پہلے دو الفاظ میں موجود ضمیروں سے مسلمان اور تیسرے لفظ میں موجود ضمیر سے منافق مراد ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ پہلے لفظ میں موجود ضمیر سے مسلمان اور دوسرے دو الفاظ میں موجود ضمیر سے منافق مراد ہیں اور تیسرا قول یہ ہے کہ تینوں الفاظ میں موجود ضمائر سے مراد منافق ہیں۔ تینوں صورتوں میں آیت=

منافقوں سے ان کی بے ادبی پر سوال و جواب

مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا

مَّا	تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾	وَ	لَىِٕنْ	سَاَلْتَهُمْ	لَيَقُوْلُنَّ	اِنَّمَا
(اس چیز کو) جس سے	تم ڈرتے ہو	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	ضرور وہ کہیں گے	صرف

جس سے تم ڈرتے ہو ○ اور اے محبوب! اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہیں گے کہ ہم تو صرف

كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَ

كُنَّا نَخُوْضُ	وَ	نَلْعَبُ	قُلْ	اَبِاللّٰهِ [1]	وَ	اٰيٰتِهٖ	وَ
ہم ہنس رہے تھے	اور	کھیل رہے (تھے)	تم کہو	کیا اللہ کے ساتھ	اور	اس کی آیتوں	اور

ہنسی کھیل کر رہے تھے۔ تم فرماؤ: کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور

رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ

رَسُوْلِهٖ	كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾	لَا تَعْتَذِرُوْا	قَدْ	كَفَرْتُمْ [2]
اس کے رسول (کے ساتھ)	تم ہنسی مذاق کرتے ہو	تم بہانے نہ بناؤ	بیشک	تم کافر ہوگئے

اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے ہو ○ بہانے نہ بناؤ تم ایمان ظاہر کرنے کے بعد

بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ

بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ	اِنْ	نَّعْفُ	عَنْ طَآىِٕفَةٍ	مِّنْكُمْ	نُعَذِّبْ
اپنے ایمان کے بعد	اگر	ہم درگزر کردیں	کسی گروہ سے	تم میں سے	(تو) عذاب دیں گے

کافر ہوچکے۔ اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کردیں تو دوسروں کو

طَآىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾ ع اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ

ع ۸ ۱۴

منافقوں کی صفات

طَآىِٕفَةً	بِاَنَّهُمْ	كَانُوْا	مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾	اَلْمُنٰفِقُوْنَ	وَ
(دوسرے) گروہ (کو)	(اس کے) سبب کہ وہ	ہیں	جرم کرنے والے	منافق مرد	اور

عذاب دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہیں ○ منافق مرد اور

==کا ترجمہ مختلف ہو جائے گا۔

1 ...... منافقوں نے اللہ تعالیٰ کی نہیں بلکہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین کی تھی مگر یہاں فرمایا گیا "کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے ہو۔" اس سے معلوم ہوا کہ حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین اللہ تعالیٰ کی توہین ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مذاق اڑانا اللہ تعالیٰ اور اس کی تمام آیتوں کا مذاق اڑانا ہے۔ 2 ...... جس شخص نے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں اکراہِ شرعی کے بغیر==

وقفِ لازم

منافقوں کی اُخروی سزا کا بیان

اَلْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ

اَلْمُنٰفِقٰتُ	بَعْضُهُمْ	مِّنْۢ بَعْضٍ	يَاْمُرُوْنَ (1)	بِالْمُنْكَرِ	وَ	يَنْهَوْنَ
منافق عورتیں	ان کے بعض	بعض سے (ہیں)	وہ حکم دیتے ہیں	برائی کا	اور	روکتے ہیں

منافق عورتیں سب ایک ہی ہیں، برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے

عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ

عَنِ الْمَعْرُوْفِ	وَ	يَقْبِضُوْنَ	اَيْدِيَهُمْ	نَسُوا	اللّٰهَ
بھلائی سے	اور	بند رکھتے ہیں	اپنے ہاتھ	انہوں نے بھلا دیا	اللہ (کو)

منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا

فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ

فَنَسِيَهُمْ	اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾	وَعَدَ
تو اللہ نے چھوڑ دیا انہیں	بیشک	منافقین	وہی	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	وعدہ کیا ہے

تو اس نے انہیں چھوڑ دیا۔ بیشک منافقین ہی نافرمان ہیں ○ اللہ نے

اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ

اللّٰهُ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ	الْمُنٰفِقٰتِ	وَ	الْكُفَّارَ	نَارَ جَهَنَّمَ
اللہ (نے)	منافق مردوں	اور	منافق عورتوں	اور	کافروں (سے)	جہنم کی آگ (کا)

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	هِيَ	حَسْبُهُمْ	وَ	لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	وَ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	وہ (نارِ جہنم)	انہیں کافی (ہے)	اور	لعنت فرمائی ان پر	اللہ (نے)	اور

جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے، وہ (جہنم) انہیں کافی ہے اور اللہ نے ان پر لعنت فرمائی اور

=ایسے کلمات کہے جو عرف میں توہین اور گستاخی کے لئے متعین ہوں تو وہ نیت اور عدمِ نیت کے فرق کے بغیر قضاءً اور دیانۃً دونوں طرح کافر ہے۔

1 ......برائی کا حکم دینا اور بھلائی سے منع کرنا منافق کا کام ہے۔ افسوس کہ بہت سے مسلمان گھرانوں میں بھی گناہوں کی ترغیب دینا اور نیکی سے روکنا پایا جاتا ہے جیسے فلمیں ڈرامے دیکھنے اور بے پردگی کا کہا جاتا ہے اور داڑھی رکھنے بلکہ کسی بھی طرح کا مذہبی حلیہ اپنانے سے منع کیا جاتا ہے۔

منافقینِ مدینہ کی گزشتہ کافروں سے تشبیہ

لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا

لَهُمْ	عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٦٨﴾	كَالَّذِينَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	كَانُوْٓا
ان کے لیے	ہمیشہ رہنے والا عذاب (ہے)	جیسے وہ لوگ جو	تم سے پہلے	وہ تھے

ان کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے ○ (اے منافقو!) جس طرح تم سے پہلے لوگ

اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ اَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ؕ

اَشَدَّ	مِنْكُمْ	قُوَّةً	وَّ	اَكْثَرَ	اَمْوَالًا (1)	وَّ	اَوْلَادًا
زیادہ مضبوط	تم سے	قوت (میں)	اور	(تم سے) زیادہ	مالوں	اور	اولاد (میں)

تم سے قوت میں زیادہ مضبوط اور مال اور اولاد کی کثرت میں تم سے بڑھ کر تھے

فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ

فَاسْتَمْتَعُوْا	بِخَلَاقِهِمْ	فَاسْتَمْتَعْتُمْ (2)	بِخَلَاقِكُمْ	كَمَا	اسْتَمْتَعَ
پھر انہوں نے لطف اٹھایا	اپنے حصے سے	تو تم لطف اٹھالو	اپنے حصے سے	جیسے	لطف اٹھایا

پھر انہوں نے اپنے (دنیا کے) حصے سے لطف اٹھایا تو تم بھی ویسے ہی اپنے حصے سے لطف اٹھالو جیسے

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَ خُضْتُمْ كَالَّذِي

الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	بِخَلَاقِهِمْ	وَ	خُضْتُمْ	كَالَّذِي
ان لوگوں نے جو	تم سے پہلے	اپنے حصے سے	اور	تم بیہودگی میں پڑ گئے	(اسی) طرح جیسے

تم سے پہلے والوں نے اپنے حصوں سے فائدہ حاصل کیا اور تم اسی طرح بیہودگی میں پڑ گئے جیسے

خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ

خَاضُوْا	اُولٰٓئِكَ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	وَ	اُولٰٓئِكَ
وہ بیہودگی میں پڑے	یہ لوگ	برباد ہو گئے	ان کے اعمال	دنیا اور آخرت میں	اور	یہ لوگ

وہ بیہودگی میں پڑے تھے۔ ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور وہی لوگ

1 ...... دنیوی مال و دولت کی کثرت اور افرادی قوت کی زیادتی کوئی کامیابی کی علامت نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کامیابی ایمان اور تقویٰ و پرہیزگاری کے ساتھ ہے۔

2 ...... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے کافر و مومن دونوں کو حصہ ملتا ہے لیکن کافر ان سے صرف دنیاوی نفع حاصل کرتا ہے جبکہ کامل مومن ان سے دنیا اور دین دونوں کے منافع کماتا ہے۔

سابقہ امتوں کے عبرتناک انجام سے منافقوں کو تنبیہ

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ

هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾	اَلَمْ يَاْتِهِمْ	نَبَاُ الَّذِيْنَ[1]
وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	کیا نہیں آئی ان کے پاس	ان لوگوں کی خبر جو

گھاٹے میں ہیں ○ کیا ان کے پاس ان سے پہلے لوگوں

مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَ

مِنْ قَبْلِهِمْ	قَوْمِ نُوْحٍ	وَّ	عَادٍ	وَّ	ثَمُوْدَ	وَ	قَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ	وَ
ان سے پہلے (تھے)	(یعنی) نوح کی قوم	اور	عاد	اور	ثمود	اور	ابراہیم کی قوم	اور

(یعنی) قومِ نوح اور عاد اور ثمود اور قومِ ابراہیم اور

اَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

اَصْحٰبِ مَدْيَنَ	وَ	الْمُؤْتَفِكٰتِ	اَتَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
مدین والے	اور	الٹ دی جانے والی بستیوں (کے مکینوں کی)	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

مدین اور الٹ جانے والی بستیوں کے مکینوں کی خبر نہ آئی؟ ان کے پاس بہت سے رسول

بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ

بِالْبَيِّنٰتِ	فَمَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيَظْلِمَهُمْ[2]	وَ	لٰكِنْ
روشن نشانیوں کے ساتھ	تو نہ تھی	اللہ (کی شان کہ)	وہ ظلم کرتا ان پر	اور	لیکن

روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ

کامل ایمان والوں کے اوصاف

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتُ	بَعْضُهُمْ
وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے	اور	مسلمان مرد	اور	مسلمان عورتیں	ان کے بعض

وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے ○ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے

1...... عبرت ونصیحت حاصل کرنے کے لئے صحیح تاریخ پڑھنا، تاریخی مقامات پر جانا، انہیں دیکھنا اور یاد رکھنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔

2...... یہاں ظلم سے مراد بے قصور کو سزا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کے ظلم سے پاک ہے، وہ جو کچھ کرتا ہے یا کرے گا عین عدل وانصاف ہے۔

وقف لازم

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	يَنْهَوْنَ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ
بعض کے رفیق (ہیں)	وہ حکم دیتے ہیں	بھلائی کا	اور	منع کرتے ہیں	برائی سے	اور

رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ

يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	يُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ	يُطِيْعُوْنَ	اللّٰهَ	وَ
قائم کرتے ہیں	نماز	اور	ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور	اطاعت کرتے ہیں	اللہ	اور

نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا

رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

رَسُوْلَهٗ (1)	اُولٰٓىِٕكَ	سَيَرْحَمُهُمُ	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ
اس کے رسول (کی)	یہ لوگ	عنقریب رحم فرمائے گا ان پر	اللہ	بیشک	اللہ

حکم مانتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم فرمائے گا۔ بیشک اللہ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

اہلِ ایمان کو بشارتیں

عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾	وَعَدَ	اللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ
عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	مسلمان مردوں	اور

غالب حکمت والا ہے ○ اللہ نے مسلمان مردوں اور

الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

الْمُؤْمِنٰتِ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ
مسلمان عورتوں (سے)	جنتوں (کا)	بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے

مسلمان عورتوں سے جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ان میں

1 ......اس سے پہلی آیات میں منافقوں کے اور یہاں مخلص ایمان والوں کے جو اوصاف بیان ہوئے انہیں سامنے رکھتے ہوئے عمومی طور پر تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ غور کریں کہ ان کے اعمال کن لوگوں کے ساتھ ملتے ہیں؟ اگر ان کے اعمال مخلص ایمان والوں کے ساتھ ملتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر ادا کریں اور اگر اعمال منافقوں کے ساتھ ملتے ہوں تو انہیں چاہئے کہ اپنی عملی حالت درست کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور مخلص ایمان والوں جیسے اوصاف اپنائیں تاکہ وہ منافقوں کے بارے میں بیان کی گئی وعید میں داخل ہونے سے بچ سکیں۔

ع ١٥

کفار و منافقین سے جہاد اور ان پر سختی کا حکم

فِيهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

فِيهَا	وَ	مَسٰكِنَ طَيِّبَةً	فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ	وَ	رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ
ان (جنتوں) میں	اور	پاکیزہ رہائشوں (کا)	عدن کے باغات میں	اور	اللہ کی رضا

ہمیشہ رہیں گے اور عدن کے باغات میں پاکیزہ رہائشوں کا (وعدہ فرمایا ہے) اور اللہ کی رضا

اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٧٢﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ

اَكْبَرُ	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٧٢﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ
سب سے بڑی (چیز ہے)	یہی	وہ	بہت بڑی کامیابی (ہے)	اے	نبی

سب سے بڑی چیز ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے ○ اے غیب کی خبریں دینے والے نبی!

جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ

جَاهِدِ	الْكُفَّارَ	وَ	الْمُنٰفِقِيْنَ (1)	وَ	اغْلُظْ (2)	عَلَيْهِمْ	وَ	مَاْوٰىهُمْ
جہاد کرو	کافروں	اور	منافقوں (سے)	اور	سختی کرو	ان پر	اور	ان کا ٹھکانہ

کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ

منافقوں کے برے اعمال اور انہیں توبہ کی ترغیب

جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ

جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾	يَحْلِفُوْنَ	بِاللّٰهِ	مَا قَالُوْا
جہنم (ہے)	اور	کتنی بری	پلٹنے کی جگہ	وہ قسم کھاتے ہیں	اللہ کی	(کہ) انہوں نے نہیں کہا

جہنم ہے اور کتنی بری پلٹنے کی جگہ ہے ○ منافقین اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہ کہا

وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

وَ	لَقَدْ	قَالُوْا	كَلِمَةَ الْكُفْرِ	وَ	كَفَرُوْا	بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ
اور (حالانکہ)	ضرور بیشک	انہوں نے کہی	کفر کی بات	اور	وہ کافر ہو گئے	اپنے اسلام کے بعد

حالانکہ انہوں نے یقیناً کفریہ کلمہ کہا اور وہ اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے

1 ...... منافقوں سے جہاد حجت قائم کرنے کے ساتھ ہوگا اور ہر وہ شخص جس کے عقیدے میں فساد ہو اس کے بارے میں بھی یہی حکم ہے کہ حجت و دلائل کے ساتھ اس سے جہاد کیا جائے اور جتنا ممکن ہو اس کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا جائے۔

2 ...... دین و ایمان کے دشمنوں پر سختی کرنا اخلاقیات اور اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں اور نہ ہی یہ شدت پسندی ہے بلکہ یہ عین اسلام کی تعلیمات اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے البتہ بے جا کی سختی یا اسلامی تعلیمات کے منافی قتل و غارتگری ضرور حرام ہے۔

وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ

وَ	هَمُّوْا [1]	بِمَا	لَمْ يَنَالُوْا	وَ	مَا نَقَمُوْٓا	اِلَّآ	اَنْ
اور	انہوں نے ارادہ کیا	(اس چیز) کا جو	انہیں نہ ملی	اور	انہیں برا نہیں لگا	مگر	یہ کہ

اور انہوں نے اس چیز کا قصد و ارادہ کیا جو انہیں نہ ملی اور انہیں یہی برا لگا کہ

اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ

اَغْنٰىهُمُ	اللّٰهُ	وَ	رَسُوْلُهٗ	مِنْ فَضْلِهٖ	فَاِنْ	يَّتُوْبُوْا	يَكُ
غنی کر دیا انہیں	اللہ	اور	اس کے رسول (نے)	اپنے فضل سے	تو اگر	وہ توبہ کر لیں	ہو گا

اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ توبہ کریں

خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ

خَيْرًا	لَّهُمْ	وَ	اِنْ	يَّتَوَلَّوْا	يُعَذِّبْهُمُ	اللّٰهُ	عَذَابًا اَلِيْمًا
بہتر	ان کے لئے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں	(تو) عذاب دے گا انہیں	اللہ	دردناک عذاب

تو ان کے لئے بہتر ہو گا اور اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	وَ	مَا	لَهُمْ	فِي الْاَرْضِ	مِنْ وَّلِيٍّ	وَّ	لَا
دنیا اور آخرت میں	اور	نہ (ہو گا)	ان کے لئے	زمین میں	کوئی حمایتی	اور	نہ

سخت عذاب دے گا اور ان کے لئے زمین میں نہ کوئی حمایتی ہو گا اور نہ

نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ

خدا سے وعدہ کرکے
پھر جانے والے شخص کا واقعہ

نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	عٰهَدَ [2]	اللّٰهَ	لَئِنْ
کوئی مددگار	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس نے	عہد کیا	اللہ (سے)	ضرور اگر

مددگار ○ اور ان میں کچھ وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا ہوا ہے کہ اگر

1 ...... اس سے مراد منافقین کا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سواری سے گرانے کا ارادہ ہے، یا یہ مراد ہے کہ منافقین نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے بغیر عبد اللہ بن اُبَی کی تاج پوشی کا ارادہ کیا تھا جو پورا نہ ہوا۔ 2 ...... یہ آیت ایک شخص ثعلبہ بن ابی حاطب کے بارے میں نازل ہوئی، اس نے بارگاہِ رسالت میں اپنے مالدار ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی اور اس پر اصرار کیا، چنانچہ دعائے رسول کی برکت سے اسے بہت مال عطا ہوا، بعد میں اس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور جب اس کے متعلق آیت نازل ہوئی تو یہ زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا لیکن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بحکمِ الٰہی ==

اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ

اٰتٰىنَا	مِنْ فَضْلِهٖ	لَنَصَّدَّقَنَّ	وَ	لَنَكُوْنَنَّ
اللہ دے گا ہمیں	اپنے فضل سے	(تو) ضرور ہم صدقہ دیں گے	اور	ضرور ہم ہو جائیں گے

اللہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ہم ضرور صالحین میں سے

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۷۵﴾	فَلَمَّاۤ	اٰتٰىهُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	بَخِلُوْا	بِهٖ
صالحین میں سے	پھر جب	اللہ نے دیا انہیں	اپنے فضل سے	(تو) وہ بخل کرنے لگے	اس میں

ہو جائیں گے ○ پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا تو اس میں بخل کرنے لگے

وَ تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاَعْقَبَهُمْ

وَ	تَوَلَّوْا	وَّ	هُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾	فَاَعْقَبَهُمْ
اور	وہ پلٹ گئے	اور	وہ	منہ پھیرنے والے (ہیں)	تو اللہ نے ان کے انجام کے طور پر ڈال دی

اور منہ پھیر کر پلٹ گئے ○ تو اللہ نے انجام کے طور پر

نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَاۤ

نِفَاقًا (1)	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	اِلٰى یَوْمِ	یَلْقَوْنَهٗ	بِمَاۤ
منافقت	ان کے دلوں میں	(اس) دن تک	(جس دن) وہ ملیں گے اس سے	(اس) وجہ سے کہ

اس دن تک کے لئے ان کے دلوں میں منافقت ڈال دی

اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا

اَخْلَفُوا	اللّٰهَ	مَا	وَعَدُوْهُ	وَ	بِمَا
انہوں نے خلاف ورزی کی	اللہ (سے)	(اس کی) جو	انہوں نے وعدہ کیا اس سے	اور	(اس) لئے کہ

جس دن وہ اس سے ملیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ سے وعدہ کرکے وعدہ خلافی کی اور

= اس کی زکوٰۃ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

1 ...... اس آیت سے چند باتیں معلوم ہوئیں: (1) عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے، لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کرے۔ (2) بعض گناہ کبھی بد عقیدگی تک پہنچا دیتے ہیں۔ (3) غریبی میں خدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا اور امیری میں بھول جانا منافقت کی علامت ہے۔ (4) آدمی کا ایمان و تقویٰ سے محروم ہو جانا بھی عذابِ الٰہی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے

كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ

كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾	اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	سِرَّهُمْ	وَ
وہ جھوٹ بولتے رہے	کیا انہیں معلوم نہیں تھا	کہ	اللہ	جانتا ہے	ان کی چھپی بات	اور

جھوٹ بولتے رہے ○ کیا انہیں معلوم نہیں تھا کہ اللہ ان کے دل کی ہر چھپی بات اور

نَجْوٰىهُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾ج اَلَّذِيْنَ

نَجْوٰىهُمْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾	اَلَّذِيْنَ
ان کی سرگوشی	اور	یہ کہ	اللہ	تمام غیبوں کو خوب جاننے والا (ہے)	وہ لوگ جو

ان کی ہر سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ سب غیبوں کو خوب جاننے والا ہے ○ اور وہ جو

منافقوں کا مسلمانوں کے صدقات پر اعتراض

يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَ

يَلْمِزُوْنَ [1]	الْمُطَّوِّعِيْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	فِي الصَّدَقٰتِ	وَ
عیب لگاتے ہیں	خوشی سے صدقہ دینے والوں (پر)	ایمان والوں میں سے	(ان کے) صدقات میں	اور

دل کھول کر خیرات دینے والے مسلمانوں پر اور ان پر جو اپنی محنت مشقت

الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ط

الَّذِيْنَ	لَا يَجِدُوْنَ	اِلَّا	جُهْدَهُمْ	فَيَسْخَرُوْنَ	مِنْهُمْ
ان لوگوں پر جو	نہیں پاتے	مگر	اپنی محنت مشقت (کی مقدار)	پھر ہنسی مذاق کرتے ہیں	ان سے

کی بقدر ہی پاتے ہیں عیب لگاتے ہیں پھر ان کا مذاق اڑاتے ہیں

منافقوں کی بخشش نہ ہونا اور اس کی وجہ

سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ز وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾ اِسْتَغْفِرْ

سَخِرَ	اللّٰهُ	مِنْهُمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾	اِسْتَغْفِرْ
ہنسی کی سزا دے گا	اللہ	انہیں	اور	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	تم مغفرت طلب کرو

تو اللہ انہیں ان کے مذاق اڑانے کی سزا دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○ (اے حبیب!) تم ان کی

[1]...... اس آیت سے تین چیزیں معلوم ہوئیں۔(1) جو لوگ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی عبادت کو نفاق یا دکھلاوے پر محمول کرتے ہیں اور صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر طعن کرتے ہیں وہ منافقین ہیں۔(2) نیک لوگوں کا نیکی پر مذاق اڑانا منافقین کا کام ہے۔ آج بھی بہت سے مسلمان کہلانے والوں کو فلموں، ڈراموں سے تو تکلیف نہیں ہوتی البتہ دینی شعائر پر عمل کرنے، دینی حلیہ اپنانے، دین کا نام لینے سے تکلیف ہوتی ہے اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔(3) نیک بندوں کا مذاق اڑانا، انہیں تہمت لگانا، رب تعالیٰ سے مقابلہ کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا بدلہ لیتا ہے۔

منافقوں کا جہاد سے رک کر خوش ہونا اور اس پر وعید

ع ۸/۱۶ ۱۰

لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ

لَهُمْ	اَوْ	لَا تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	اِنْ	تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ
ان کی	یا	مغفرت طلب نہ کرو	ان کی	اگر	تم مغفرت طلب کروگے	ان کی

مغفرت کی دعا مانگو یا نہ مانگو، اگر تم ستر بار بھی ان کی مغفرت

سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

سَبْعِيْنَ مَرَّةً	فَلَنْ يَّغْفِرَ	اللّٰهُ	لَهُمْ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ[1]
ستر بار	تو ہرگز مغفرت نہیں فرمائے گا	اللہ	ان کی	یہ	(اس) لئے کہ وہ

طلب کروگے تو اللہ ہرگز ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔ یہ اس لیے کہ یہ

كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي

كَفَرُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي
انہوں نے کفر کیا	اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا کرتے تھے اور اللہ فاسقوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ ع فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾[2]	فَرِحَ	الْمُخَلَّفُوْنَ	بِمَقْعَدِهِمْ	خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
نافرمانی کرنے والی قوم (کو)	خوش ہوئے	پیچھے رہ جانے والے	اپنے بیٹھنے پر	اللہ کے رسول کے پیچھے

ہدایت نہیں دیتا○ پیچھے رہ جانے والے اس بات پر خوش ہوئے کہ وہ اللہ کے رسول کے پیچھے بیٹھے رہے

وَ كَرِهُوْۤا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

وَ	كَرِهُوْۤا	اَنْ	يُّجَاهِدُوْا	بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اور	انہوں نے پسند نہ کیا	کہ	وہ جہاد کریں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اللہ کی راہ میں

اور انہیں یہ بات ناپسند تھی کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کریں

1...... اس آیت میں منافقوں کو نہ بخشنے کی وجہ بیان فرمائی گئی کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منکر ہیں اور جو اِن کا منکر ہو اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے لئے اپنی رحمتِ عامہ کی بنا پر دعا بھی کر دیں، تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے نہیں بخشے گا۔ اِس نہ بخشنے میں حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت کا اظہار ہے کہ آپ کا منکر جنت میں نہیں جاسکتا۔ کافر کو دعائے مغفرت سے فائدہ نہیں ہوتا۔

2...... اس سے مراد یہ ہے کہ جو ایمان سے خارج ہوں، جب تک کہ وہ کفر پر قائم رہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔

وَ قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّاؕ

وَ	قَالُوْا	لَا تَنْفِرُوْا	فِی الْحَرِّ	قُلْ	نَارُ جَهَنَّمَ	اَشَدُّ حَرًّا
اور	انہوں نے کہا	تم نہ نکلو (جہاد کے لئے)	گرمی میں	تم کہو	جہنم کی آگ	شدید ترین گرم (ہے)

اور انہوں نے کہا: اس گرمی میں نہ نکلو۔ تم فرماؤ: جہنم کی آگ شدید ترین گرم ہے۔

لَوْ كَانُوْا یَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾ فَلْیَضْحَكُوْا قَلِیْلًا وَّ

لَوْ	كَانُوْا یَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾	فَلْیَضْحَكُوْا [1]	قَلِیْلًا	وَّ
اگر	وہ لوگ سمجھ لیتے (تو پیچھے نہ رہتے)	تو انہیں چاہیے کہ ہنس لیں	تھوڑا سا	اور

کسی طرح یہ لوگ سمجھ لیتے ۝ تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا سا ہنس لیں اور

منافقوں کو جہاد میں شرکت کی ممانعت

لِّیَبْكُوْا كَثِیْرًاۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاِنْ

لِّیَبْكُوْا	كَثِیْرًا	جَزَآءً	بِمَا	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾	فَاِنْ
انہیں چاہئے کہ روئیں	بہت زیادہ	(یہ) بدلہ (ہے)	(اس) کا جو	وہ کام کرتے تھے	پھر اگر

بہت زیادہ روئیں (یہ) ان کے اعمال کا بدلہ ہے ۝ پھر اے حبیب! اگر

رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآىٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ

رَّجَعَكَ	اللّٰهُ	اِلٰى طَآىٕفَةٍ	مِّنْهُمْ	فَاسْتَاْذَنُوْكَ
واپس لے جائے تمہیں	اللہ	ایک گروہ کی طرف	ان میں سے	تو وہ اجازت مانگیں گے تم سے

اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے اور وہ تم سے

لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا وَّ

لِلْخُرُوْجِ	فَقُلْ	لَّنْ تَخْرُجُوْا	مَعِیَ	اَبَدًا	وَّ
نکلنے کی	تو تم کہو	تم ہرگز نہ نکلو	میرے ساتھ	کبھی بھی	اور

جہاد میں ساتھ نکلنے کی اجازت مانگیں تو تم فرما دینا کہ تم کبھی بھی میرے ساتھ نہ چلو اور

[1]...... اس آیت میں منافقین کو تھوڑا ہنسنے اور بہت رونے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ منافقین کی حالت کی خبر دینے کے طور پر کلام کیا گیا ہے۔ آیت کا معنی یہ ہے کہ منافقین اگرچہ اپنی ساری زندگی ہنسیں اور خوشیاں منائیں یہ کم ہے کیونکہ دنیا اپنی درازی کے باوجود قلیل ہے اور آخرت میں ان کا غم اور رونا بہت زیادہ ہوگا کیونکہ آخرت کی سزا ہمیشہ کے لئے ہوگی، کبھی ختم نہ ہوگی اور ختم ہو جانے والی چیز نہ ختم ہونے والی کے مقابلے میں تھوڑی ہی ہے۔ اس آیت میں اگرچہ منافقین سے متعلق کلام ہے البتہ جداگانہ طور پر ہمیں بہر حال یہی حکم دیا گیا ہے کہ تھوڑا ہنسیں اور گریہ وزاری زیادہ کیا کریں۔

لَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ

رَضِیْتُمْ	اِنَّكُمْ	عَدُوًّا	مَعِیَ	لَنْ تُقَاتِلُوْا
پسند کر لیا	بیشک تم (نے)	کسی دشمن (سے)	میرے ساتھ	ہرگز نہ لڑو

ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن سے نہ لڑو۔ تم نے پہلی دفعہ

بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَ

وَ	مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ﴿۸۳﴾ (1)	فَاقْعُدُوْا	اَوَّلَ مَرَّةٍ	بِالْقُعُوْدِ
اور	پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ	تو بیٹھے رہو	پہلی بار	بیٹھنے کو

بیٹھے رہنے کو پسند کیا تو (اب) پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھ رہو ○ اور

لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ

وَّ	اَبَدًا	مَّاتَ	مِّنْهُمْ	عَلٰۤى اَحَدٍ	لَا تُصَلِّ (2)
اور	کبھی بھی	(جو) مر گیا	ان میں سے	کسی ایک پر	تم نماز نہ پڑھنا

ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور

لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	كَفَرُوْا	اِنَّهُمْ	عَلٰى قَبْرِهٖ	لَا تَقُمْ
اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ	انہوں نے کفر کیا	بیشک وہ	اس کی قبر پر	تم کھڑے نہ ہونا

نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا

وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ لَا تُعْجِبْكَ

لَا تُعْجِبْكَ	وَ	فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾	هُمْ	وَ	مَاتُوْا	وَ
تعجب میں نہ ڈالیں تجھے	اور	نافرمانی کرتے ہوئے	وہ	اور	وہ مر گئے	اور

اور نافرمانی کی حالت میں مر گئے ○ اور ان کے

منافقوں کا جنازہ پڑھنے اور ان کی قبر پر کھڑے ہونے کی ممانعت

منافقوں کا مال واولاد قابلِ تعجب نہیں بلکہ باعثِ وبال ہے

1 ...... اس سے ثابت ہوا کہ جس شخص سے دھوکا اور فریب ظاہر ہو اس سے تعلق ختم کر دینا اور علیحدگی اختیار کر لینی چاہئے اور محض اسلام کے مدعی ہونے سے کسی کو ساتھ ملا لینے کی اجازت نہیں ہوتی۔ آج جو لوگ کہتے ہیں کہ ہر کلمہ گو کو ملا لو اور اس کے ساتھ اتفاق و اتحاد کر و یہ اس حکم قرآنی کے بالکل خلاف ہے۔ 2 ...... اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو منافقین کے جنازے کی نماز اور ان کے دفن میں شرکت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ یاد رہے کہ اگر کوئی کافر مر جائے تو مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس کے مرنے پر نہ اس کے لئے دعا کرے اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑا ہو۔ افسوس! فی زمانہ حال یہ ہے کہ =

قدرت کے باوجود جہاد نہ کرنے والے منافقوں کا عمل

اَمۡوَالُهُمۡ وَ اَوۡلَادُهُمۡ ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ

اَمۡوَالُهُمۡ	وَ	اَوۡلَادُهُمۡ	اِنَّمَا	يُرِيۡدُ	اللّٰهُ	اَنۡ
ان کے اموال	اور	ان کی اولاد	صرف	چاہتا ہے	اللہ	کہ

مال اور اولاد تمہیں تعجب میں نہ ڈالیں۔ اللہ یہی چاہتا ہے کہ

يُّعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الدُّنۡيَا وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ

يُّعَذِّبَهُمۡ	بِهَا	فِى الدُّنۡيَا	وَ	تَزۡهَقَ	اَنۡفُسُهُمۡ
وہ سزا دے انہیں	اس کے ذریعے	دنیا میں	اور	نکل جائے	ان کی جان

انہیں اس کے ذریعے دنیا میں سزا دے اور کفر کی حالت میں

وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ

وَ	هُمۡ	كٰفِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾	وَ	اِذَاۤ	اُنۡزِلَتۡ	سُوۡرَةٌ
اور	وہ	کفر کرنے والے (ہوں)	اور	جب	نازل کی جاتی ہے	کوئی سورت

ان کی روح نکل جائے ○ اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے

اَنۡ اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوۡا مَعَ رَسُوۡلِهِ

اَنۡ	اٰمِنُوۡا	بِاللّٰهِ	وَ	جَاهِدُوۡا	مَعَ رَسُوۡلِهِ
(جس میں حکم دیا جاتا ہے) کہ	ایمان لاؤ	اللہ پر	اور	جہاد کرو	اس کے رسول کے ہمراہ

کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو

اسۡتَاۡذَنَكَ اُولُوا الطَّوۡلِ مِنۡهُمۡ وَقَالُوۡا

اسۡتَاۡذَنَكَ	اُولُوا الطَّوۡلِ (1)	مِنۡهُمۡ	وَ	قَالُوۡا
(تو) رخصت مانگتے ہیں تم سے	قوت و طاقت والے	ان میں سے	اور	کہتے ہیں

تو ان کے قوت و طاقت رکھنے والے تم سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں

═ اگر مسلمانوں کے ملک میں کوئی بڑا کافر مر جاتا ہے تو مسلمانوں کی سربراہی کے دعوے دار اس کے مرنے پر اس طرح اظہارِ افسوس کرتے ہیں جیسے اِن کا کوئی اپنا بڑا فوت ہو گیا ہو اور اگر اس کی قبر بنی ہو تو اس پر کھڑے ہو کر دعائیں مانگتے ہیں۔ یہ دعا بالکل حرام ہے۔

1 ...... قدرت کے باوجود دینِ اسلام کی مدد نہ کرنا منافقوں کا عمل ہے، لہٰذا جہاں بھی مسلمان مظلوم ہوں یا ان کا عقیدہ خراب کیا جا رہا ہو وہاں قدرت رکھنے والے دوسرے مسلمانوں کو اپنی حیثیت کے مطابق بہتری کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

ذَرۡنَا نَكُنۡ مَّعَ الۡقٰعِدِيۡنَ ﴿٨٦﴾ رَضُوۡا

ذَرۡنَا	نَكُنۡ	مَّعَ الۡقٰعِدِيۡنَ ﴿٨٦﴾	رَضُوۡا
چھوڑ دو ہمیں	(تاکہ) ہم ہو جائیں	بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ	وہ راضی ہیں

ہمیں چھوڑ دیجیے تاکہ بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ ہو جائیں ○ انہیں یہ پسند آیا

بِاَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَطُبِعَ

بِاَنۡ	يَّكُوۡنُوۡا	مَعَ الۡخَوَالِفِ	وَ	طُبِعَ(1)
(اس) پر کہ	وہ ہو جائیں	پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ	اور	مہر لگا دی گئی

کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر

عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿٨٧﴾ لٰكِنِ الرَّسُوۡلُ وَ

عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ	فَهُمۡ	لَا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿٨٧﴾	لٰكِنِ	الرَّسُوۡلُ(2)	وَ
ان کے دلوں پر	تو وہ	(کچھ) نہیں سمجھتے	لیکن	رسول	اور

مُہر لگا دی گئی تو وہ کچھ سمجھتے نہیں ○ لیکن رسول اور

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ جٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ؕ

الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	مَعَهٗ	جٰهَدُوۡا	بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	انہوں نے جہاد کیا	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ

جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الۡخَيۡرٰتُ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

وَ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمُ	الۡخَيۡرٰتُ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ
اور	یہ لوگ	ان کے لیے	بھلائیاں (ہیں)	اور	یہ لوگ	وہی

اور انہیں کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام کا جہاد کرنا اور اُس پر اجر و ثواب

(1)...... یعنی ان کے کفر و نفاق اختیار کرنے کے باعث ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی تو وہ کچھ سمجھتے نہیں کہ جہاد میں کیا کامیابی و سعادت اور بیٹھ رہنے میں کیسی ہلاکت و شقاوت ہے۔ (2)...... اس سے پہلی آیات میں جہاد سے راہِ فرار اختیار کرنے میں منافقوں کا حال بیان کیا گیا اور اس آیت سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا جذبہ جہاد بیان کیا گیا کہ انہوں نے اللہ تعالٰی کی رضا کی طلب میں اور اس کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کے لئے اپنے مال اور اپنی جانیں دونوں خرچ کر دیں۔

اَلْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

اَلْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾	اَعَدَّ [1]	اللّٰهُ	لَهُمْ [2]	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ
فلاح پانے والے (ہیں)	تیار کر رکھی ہیں	اللہ (نے)	ان کے لئے	جنتیں	بہتی ہیں

کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور اللہ نے ان کے لئے جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ ذٰلِكَ

مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	ذٰلِكَ
ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	یہی

نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہی

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿٨٩﴾ۧ وَ جَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿٨٩﴾	وَ	جَآءَ	الْمُعَذِّرُوْنَ	مِنَ الْاَعْرَابِ
بڑی کامیابی (ہے)	اور	آئے	عذر پیش کرنے والے	دیہاتیوں میں سے

بڑی کامیابی ہے ○ اور عذر پیش کرنے والے دیہاتی آئے

لِیُؤْذَنَ لَهُمْ وَ قَعَدَ الَّذِیْنَ كَذَبُوا

لِیُؤْذَنَ	لَهُمْ	وَ	قَعَدَ	الَّذِیْنَ	كَذَبُوا
تاکہ رخصت دیدی جائے	انہیں	اور	بیٹھے رہے	وہ لوگ جنہوں نے	جھوٹ بولا

تاکہ انہیں رخصت دیدی جائے اور اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولنے والے

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ [3]	سَیُصِیْبُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
اللہ اور اس کے رسول (سے)	عنقریب پہنچے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

بیٹھے رہے۔ ان میں سے کافروں کو عنقریب

منافقوں کا جہاد میں شرکت نہ کرنا اور اس کی وعید

ع ١١ ١٧

1...... اس سے معلوم ہوا کہ جنت اور وہاں کی نعمتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ 2...... جنتی اپنی اپنی جنت کے پورے پورے مالک ہوں گے۔ وہاں صرف مہمان کی طرح بغیر ملکیت کے نہ ہوں گے البتہ ان کی خاطر تواضع مہمانوں کی سی ہو گی۔

3...... نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولنا ہے کیونکہ ان منافقوں نے رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جھوٹ بولا، اِس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جھوٹ بولا۔

جہاد سے معذور لوگوں کا بیان

مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۹۰﴾ لَیْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَ لَا

مِنْهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۹۰﴾	لَیْسَ	عَلَى الضُّعَفَآءِ (1)	وَ	لَا
ان میں سے	دردناک عذاب	نہیں ہے	کمزوروں پر	اور	نہ

دردناک عذاب پہنچے گا ○ کمزوروں پر اور

عَلَى الْمَرْضٰى وَ لَا عَلَى الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ مَا یُنْفِقُوْنَ

عَلَى الْمَرْضٰى	وَ	لَا	عَلَى الَّذِیْنَ	لَا یَجِدُوْنَ	مَا	یُنْفِقُوْنَ
مریضوں پر	اور	نہ	ان لوگوں پر جو	نہیں پاتے	(وہ چیز) جسے	وہ خرچ کرسکیں

بیماروں پر اور خرچ کرنے کی طاقت نہ رکھنے والوں پر

حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِیْنَ

حَرَجٌ	اِذَا	نَصَحُوْا (2)	لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	مَا	عَلَى الْمُحْسِنِیْنَ
کوئی حرج	جبکہ	وہ خیر خواہ رہیں	اللہ اور اس کے رسول کے	نہیں	نیکی کرنے والوں پر

کوئی حرج نہیں جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ رہیں۔ نیکی کرنے والوں پر

صحابۂ کرام کا شوقِ جہاد

مِنْ سَبِیْلٍ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹۱﴾ وَّ لَا عَلَى الَّذِیْنَ اِذَا مَاۤ

مِنْ سَبِیْلٍ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۹۱﴾	وَّ	لَا	عَلَى الَّذِیْنَ	اِذَا مَاۤ
کوئی راہ	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	نہ	ان لوگوں پر جو	جب

کوئی راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور نہ ان پر کوئی حرج ہے جو

اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ

اَتَوْكَ	لِتَحْمِلَهُمْ	قُلْتَ	لَاۤ اَجِدُ	مَاۤ
وہ آئیں تمہارے پاس	تاکہ تم سواری دیدو انہیں	(لیکن) تم نے فرمادیا	میں نہیں پاتا	وہ (چیز) جو

آپ کے پاس اس لئے آتے ہیں تاکہ آپ انہیں سواری دیدیں (لیکن آپ) فرمادیتے ہیں: میں تمہارے لئے

1 ...... باطل عذر والوں کا ذکر فرمانے کے بعد سچے عذر والوں کے متعلق فرمایا کہ ان پر سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ ان کے تین طبقے بیان فرمائے، پہلا طبقہ ضعیف جیسے کہ بوڑھے، بچے، عورتیں اور وہ شخص بھی انہیں میں داخل ہے جو پیدائشی کمزور ضعیف و نحیف ہو۔ دوسرا طبقہ بیمار، اس میں اندھے، لنگڑے، اپاہج بھی داخل ہیں۔ تیسرا طبقہ وہ لوگ جنہیں خرچ کرنے کی قدرت نہ ہو اور سامانِ جہاد میسر نہ ہو، یہ لوگ رہ جائیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔

2 ...... یہاں خیر خواہی سے مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنا اور مجاہدین کے گھر والوں کی خبر گیری رکھنا ہے۔

اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ

اَحْمِلُكُمْ	عَلَيْهِ	تَوَلَّوْا	وَّ	اَعْيُنُهُمْ
میں سوار کردوں تمہیں	اس پر	(تو) وہ لوٹ جاتے ہیں	اور (اس حال میں کہ)	ان کی آنکھیں

کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کردوں تو وہ اس حال میں لوٹ جاتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ﴿۹۲﴾

تَفِيْضُ (1)	مِنَ الدَّمْعِ	حَزَنًا	اَلَّا يَجِدُوْا	مَا	يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾
بہہ رہی ہوتی ہیں	آنسوؤں سے	(اس) غم (میں)	کہ وہ نہیں پا رہے	(وہ چیز) جسے	وہ خرچ کرسکیں

اس غم میں آنسو بہہ رہے ہوں کہ وہ خرچ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ○

جہاد سے رکنے والے قابلِ مواخذہ لوگ

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ

اِنَّمَا	السَّبِيْلُ	عَلَى الَّذِيْنَ	يَسْتَاْذِنُوْنَكَ	وَ	هُمْ
صرف	راہ (مواخذہ)	ان لوگوں پر ہے جو	رخصت مانگتے ہیں تم سے	اور (حالانکہ)	وہ

مواخذہ تو ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہونے کے باوجود آپ سے رخصت

اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَ

اَغْنِيَآءُ	رَضُوْا	بِاَنْ	يَّكُوْنُوْا	مَعَ الْخَوَالِفِ	وَ
مالدار (ہیں)	وہ راضی ہیں	(اس) پر کہ	وہ ہوجائیں	پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ	اور

مانگتے ہیں۔ انہیں یہ پسند ہے کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور

طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

طَبَعَ	اللّٰهُ	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾
مہر لگادی	اللہ (نے)	ان کے دلوں پر	تو وہ	(کچھ) نہیں جانتے

اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی تو وہ کچھ نہیں جانتے ○

1...... اس آیتِ مبارکہ سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے جذبۂ جہاد، شوقِ عبادت اور ذوقِ اطاعت کا پتہ چلتا ہے کہ ایک طرف تو منافقین ہیں جو قدرت ہونے کے باوجود جھوٹے حیلے بہانے کرکے جہاد سے جان چھڑاتے ہیں اور ایک طرف یہ کامل الایمان، مخلص غلام ہیں جو شرعاً رخصت واجازت ہونے کے باوجود جہاد نہ کرسکنے اور اس عبادت میں شریک نہ ہوسکنے کے غم میں آنسو بہا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا ذوق وشوق عطا فرمائے۔